صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 18 جون 2021ء بمطابق 7 ذیقعدہ 1442 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْۗءِ اِلَّا مَارَحِمَ رَبِّيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰي خَزَاۗىِٕنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاۗءُ ۭ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَاۗءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِـنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾۔

(ترجمہ): اور یوسف علیہ السلام نے کہا کہ کچھ اپنے نفس کی برات نہیں کر رہا ہوں، نفس تو بدی پر اکساتا ہی ہے، اللہ کی کسی پر میرے رب کی رحمت ہو۔ بے شک میرا رب بڑا غفور ورحیم ہے۔ عزیز مصر بادشاہ نے کہا انہیں میرے پاس لاؤ تاکہ میں ان کو اپنے لئے مخصوص کرلوں۔ جب یوسف علیہ السلام نے اس سے گفتگو کی تو اس نے کہا، اب آپ ہمارے ہاں قدرو منزلت رکھتے ہیں اور آپ کی امانت پر پورا بھروسہ ہے۔ یوسف علیہ السلام نے کہا۔ ملک کے خزانے میرے سپرد کیجیئے، میں حافظ یعنی حفاظت کرنے والا بھی ہوں اور علم بھی رکھتا ہوں۔ اس طرح ہم نے اس سرزمین میں یوسف علیہ السلام کے لئے اقتدار کی راہ ہموار کی، وہ مختار تھا، کہ اس میں جہاں چاہا اپنی جگہ بنائے۔ ہم اپنی رحمت سے جس کو چاہتے ہیں نوازتے ہیں، نیک لوگوں کا اجر ہمارے ہاں مارا نہیں جاتا، اور آخرت کا اجر ان لوگوں کے لئے زیادہ بہتر ہے جو ایمان لے آئے اور خدا ترسی کے ساتھ کام کرتے رہے۔ و آخِرُ الدَعوٰانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave Application،جناب مفتی عبید الرحمان خان ایم پی اے،آج کے لیے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current Session:

(1) Mr. Baber Saleem Swati;
(2) Dr. Aasia Asad;
(3) Pir Fida Muhammad;
(4) Sardar Yousaf Zaman Sahib.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the Chairmanship of Mr. Mehmood Jan, Honourable Deputy Speaker:

(1) Miss. Aasia Asad;
(2) Mr. Hamayun Khan;
(3) Mr. Naseerullah Khan;
(4) Mr. Muhammad Abdul Salam;
(5) Mr. Zafar Azam;
(6) Mr. Sher Azam Wazir.

سالانہ بجٹ برائے سال 2021-22ء کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please present the Annual Budget for the year

2021-22, before the House. Honorable Minister Finance, Taimur Saleem Jhagra Sahib.

(تالیاں)

جناب شوکت علی یوسفزئی(وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر! اپوزیشن کے کچھ ممبران ایوان سے واک آؤٹ پر ہیں، اگر کسی کو بھیج کران کولایا جائے تواچھی بات ہے۔

جناب سپیکر: اکبرایوب صاحب! آپ اور محمود جان صاحب چلے جائیں، ان کو ہاؤس میں لے کرآئیں۔

جناب تیمور سلیم خان(وزیر خزانہ): جی Wait کریں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین احتجاج ختم کرکے ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: جی آگئے، Continue کریں۔

وزیر خزانہ: جی Continue کروں؟

جناب سپیکر: Continue کریں۔

وزیر خزانہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! اسی دن پچھلے سال ہماری حکومت کو Covid-19 کی شکل میں ایک جان لیوا عالمی وباء اور معاشی مشکلات کا سامنا تھا، اسی دن بجٹ پیش ہو رہا تھا جس کی وجہ سے عالمی معیشت تباہ حالی کا شکار تھی، کاروبار بند ہو رہے تھے اور لاکھوں اموات پوری دنیا میں ہو رہی تھیں، شکر ہے کہ آج ایک سال بعد اللہ کے کرم سے نہ صرف ہم نے ان مشکلات کا کامیابی سے سامنا کیا بلکہ ہم اب معاشی بحالی اور ترقی کا سفر تیزی سے طے کر رہے ہیں، یہ سب خیبر پختونخوا حکومت اور پاکستان کے تین بنیادی فیصلوں کا نتیجہ ہے، پہلا یہ کہ سخت اور مشکل حالات میں ہم نے صوبے کے ہر شخص کو معیاری طبی سہولیات دیں، صحت کارڈ چار کروڑ لوگوں کو دیا تاکہ وہ بہترین ہیلتھ کوریج پورے پاکستان میں حاصل کر سکیں۔ دوسرا یہ کہ ٹیکسز کے خاتمے اور کمی سے عوام کو ریلیف دیا، تیسرا یہ کہ مالی دشواریوں کے ہوتے ہوئے بھی ترقیاتی اور عوامی خدمت کے منصوبوں پر کوئی سمجھوتا، کوئی Compromise نہیں کیا، آج ہمارے سارے ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈکس، ریسکیو سٹاف، Vaccinators اور تمام لوگوں کو خاص خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے بے حد قربانیاں دیں

اور مشکل میں بھی اپنے فرائض کو بہادری سے اور محنت سے ادا کیا، آج ہمیں ان عظیم لوگوں کو بھی یاد کرنا چاہیئے کہ جنہوں نے اس وباء سے مقابلے میں اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ بھی پیش کیا، آج اگر ہم ان کی یاد میں کوئی ایک کام کر سکتے ہیں تو وہ ہے Vaccination، ویکسین لگوا کر نہ صرف ہم ہزاروں لوگوں کی جانوں کا تحفظ کر سکتے ہیں بلکہ معاشی بحالی کو آسان اور یقینی بھی بنا سکتے ہیں، میں اس معاشی بحالی میں اہم کردار ادا کرنے والے جو ہمارے محصولاتی ادارے ہیں، ان کو خاص خراج تحسین پیش کرونگا کہ جن کی محنت کی وجہ سے ہم نے ایک مشکل سال میں بھی اپنے محصولات میں تاریخی اضافہ کیا، ہم نے پوری دنیا کو دکھایا کہ خیبر پختونخوا اپنے پیروں پر بھی کھڑا ہونے کے قابل ہے۔ میں آخر میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ وزیر اعظم کی دور اندیش، ہمدرد، بہادر قیادت کو خاص خراج تحسین پیش کروں، اس کے ساتھ ہمارے وزیر اعلیٰ چیف منسٹر محمود خان صاحب کی حکمت، رہنمائی اور پختہ عزم کو بھی خراج تحسین پیش کروں جس کی وجہ سے خیبر پختونخوا آج معاشی ترقی اور اعتماد کی بحالی کے سفر پر گامزن ہے۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں آئندہ سال کے بجٹ کی بات کروں، میں گزشتہ سال کی کچھ اہم کامیابیوں پر بھی روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ 2020-21ء میں اس صوبے نے تاریخی کام کئے، اس صوبے کی تاریخ میں اگر کوئی ایک بے مثال اور بڑا کام ہوا ہے تو وہ ہر خاندان کو دس لاکھ روپے کی مفت ہیلتھ انشورنس فراہم کرنا ہے۔ (تالیاں) آج خیبر پختونخوا کے چار کروڑ عوام کو بغیر امیر اور غریب کی تفریق کے ملک کی سب سے بہترین طبی سہولیات تک رسائی حاصل ہے اور یاد رہے کہ نہ صرف چیف منسٹر محمود خان صاحب کی حکومت بلکہ پاکستان میں پہلی حکومت ہے جس نے یہ کامیابی حاصل کی، بلکہ بہت سے ترقی یافتہ ممالک بھی ابھی تک یہ قدم نہیں اٹھا سکے آج تک، امریکہ میں بھی یہ ڈیبیٹ ہوتی ہے کہ ہم Universal Health Insurance کیسے دینگے؟ (تالیاں) جناب سپیکر! اس کے علاوہ 2020-21ء کی کچھ دیگر اہم کامیابیاں تو بہت ہیں، سولہ ارب کے نئے ہاسپیٹلز اور بلاک کی تعمیر کے منصوبوں کو تکمیل تک پہنچایا جس میں پشاور انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، خیبر ٹیچنگ ہاسپٹل کا نیا او پی ڈی بلاک، ایل آر ایچ کا الائیڈ اینڈ سرجیکل بلاک، وویمن اینڈ چلڈرن ہاسپٹل، چارسدہ میں وویمن بلاک، ڈی ایچ کیو مردان میں اور باچا خان میڈیکل کالج صوابی کا، ہمارا دسواں ایم ٹی آئی بننا، اس کے علاوہ ہمیں فخر ہے کہ ہماری ریسکیو سروس وہ نہ صرف دو سال میں صوبے کے تمام اضلاع تک پہنچی لیکن ہیلتھ

کے ساتھ پارٹنر شپ میں ان کو ایمبولینس سروس دی، تو وہ بھی تمام پینتیس اضلاع میں شروع کی، یہ تین چار مہینوں میں پچیس ہزار سے زیادہ ہاسپٹلز Swift کئے۔ جناب سپیکر! ایک فلیگ شپ منصوبہ بی آر ٹی کا تھا جو کہ نہ صرف ختم ہوا، ایک لاکھ انچاس ہزار لوگ اس سے ہر روز مستفید ہوتے ہیں، پشاور کی اکانومی میں بہت بڑا Role ادا کرتا ہے، اگر ہم اس کا حساب لگائیں تو ایک سال میں پینتالیس ملین، ساڑھے چار کروڑ لوگوں نے بی آر ٹی کو استعمال کیا جس سے اس صوبے کی اہمیت کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ جناب سپیکر! اکتالیس ارب کی لاگت سے تعمیر کیا گیا سوات موٹروے جو پہلا صوبائی موٹروے ہے، اس پر ہر سال پانچ اعشاریہ آٹھ ملین گاڑیاں سفر کرتی ہیں، (تالیاں) اور یہ وہ سال تھا جو کہ اس صوبے کا اور سی پیک کا پورے پاکستان میں سب سے بڑا سپیشل اکنامک زون، رشکئی اکنامک زون کا افتتاح بھی ہوا، اس میں پچاس ملین ڈالرز کی سرمایہ کاری بھی ہوئی۔ جناب سپیکر! آخر میں سو (100) ارب روپے جو کسی وقت میں انضمام سے پہلے پچاس یا چالیس ارب روپے بھی نہیں لگتے تھے تو وہ قبائلی اضلاع میں لگے۔ اس کے علاوہ وفاقی بجٹ سے بھی منصوبے جیسے مہمند ڈیم، خیبر پاس، اکنامک کوریڈور، پانچ گرڈ سٹیشنز اور بہت سے نئے پراجیکٹس یا ان پر کام ہو رہا ہے یا ان کی تکمیل ہوئی ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر! یہ ایک ایسا سال تھا کہ جب ہمارا خیال تھا کہ صوبائی محصولات پر پریشر ہوگا لیکن آج میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ صوبائی محصولات یعنی Own source revenue تاریخ میں پہلی بار پچاس ارب سے زیادہ ہونگے، ان شاء اللہ ہم ترپن (53) ارب روپے کے محصولات جون کے End میں کرینگے (تالیاں) اور پچھلے دو سال میں اس صوبے کے محصولات میں اڑسٹھ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ جناب سپیکر! پچھلے سال غیر معمولی معاشی صورتحال کے باوجود ہم نے تاریخی ڈیویلپمنٹس پینڈنگ کئے، ترقیاتی اخراجات کئے، جن کا مکمل حجم صوبے کی تاریخ میں پہلی بار دو سو ارب روپے سے زیادہ رہا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! یہ سپیچ چونکہ 22-2021ء بجٹ کی ہے، میں صرف کچھ جھلکیاں دینا چاہتا تھا اور نہ بہت کچھ کہنے کے لئے ہیں۔ ہم اس سال بجٹ کی ہیڈ لائنز پر آئیں تو کل بجٹ ایک ہزار 118 اعشاریہ 3 ارب (1118.3) روپے خیبر پختونخوا کا پہلا بجٹ ہے جو کہ ایک ہزار ارب روپے سے زیادہ ہے۔ (تالیاں) Settled اضلاع میں نو سو انیس (919) ارب روپے اور ضم شدہ اضلاع میں 199.3

ارب روپے ہے، کرنٹ بجٹ 747.3 ارب روپے جس میں Settled اضلاع میں 648.3 ارب روپے اور ضم شدہ اضلاع میں 99 ارب روپے ہے، ڈیویلپمنٹ بجٹ اس صوبے کی تاریخ کا سب سے بڑا ڈیویلپمنٹ بجٹ 371 ارب روپے جس میں Settled اضلاع میں 270.7 اور ضم شدہ اضلاع میں 100.3 ارب روپے کا بجٹ بنایا ہے۔ جناب سپیکر! اس سال کا بجٹ پانچ بنیادی ستونوں پر مشتمل ہے، ایک ہم اپنے ایمپلائز کا، سرکاری ملازمین کا خیال رکھنا چاہتے تھے کیونکہ دو سال سے انہوں نے قربانیاں دیں، دو سال سے تنخواہوں میں خاطر خواہ اضافہ نہیں کیا گیا، اس سال ہم اضافہ بھی کر رہے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ اپنی جاب اور بھی محنت سے کرینگے۔ جناب سپیکر! دوسرا جو ستون ہے، وہ یہ کہ ہم نے پچھلے سال جب Covid کے بدترین حالات تھے، ڈیویلپمنٹ بجٹ پر Compromise نہیں کیا، تو یہ ستون ہم برقرار رکھتے ہیں تاکہ صوبے کی تاریخ میں ہم سب سے بڑا ترقیاتی بجٹ دیں گے، صوبے کی ترقی پر کوئی Compromise نہیں کریں گے۔ جناب سپیکر! تیسرا ستون سروس ڈیلیوری کا ہے، ہماری Budgeting میں روایتی طور پر ڈیویلپمنٹ بجٹ کی بات تو کی جاتی ہے لیکن جو Assets بنائے جاتے ہیں، ان پر Focus نہیں ہوتا، ہمارا تیسرا ستون سروس ڈیلیوری پر خاص توجہ اور جو ہاسپیٹلز، سکولز، کالجز جو سڑک بنے ہیں، ان کا خیال رکھنا اور نان سیلری بجٹ میں ان کے لئے جو Opportune allocation رکھنا ہے۔ جناب سپیکر! ہم نے اپنی Ambition بڑھانی ہے، ہم نے اپنے محصولات بھی بڑھانے ہیں۔ چوتھا ستون یہی ہے کہ پختونخوا کا Own Source Revenue بڑھا کر مالی طور پر ہم نے خود مختار بننے کا پختہ عزم کیا ہے۔ آخر میں ایک آخری ستون اور ہمیں فخر ہے کہ پچھلے تین سالوں میں بلکہ پچھلے آٹھ سالوں میں پی ٹی آئی کی حکومت نے پہلے پرویز خٹک صاحب کی قیادت میں اور ابھی چیف منسٹر محمود خان صاحب کی قیادت میں پورے پاکستان میں ریفارمز کے پراسیس کو Lead کیا ہے، ان شاء اللہ اصلاحات جدت اور گورننس کے نظام میں بھی بہتری کا ہم عہد کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! اس ریفارمز کا جو پہلا بڑا Step جو میرے خیال میں پورے ملک کی تاریخ میں نہیں ہوا، پورے برصغیر کی تاریخ میں نہیں ہوا، ایک جولائی کو ہم پورے سال کا ترقیاتی بجٹ Release کرینگے، Hundred percent release کریں گے تاکہ ڈیویلپمنٹ فرسٹ جولائی سے ہی شروع ہو سکے۔ (تالیاں) ہم Budgetary reforms کر رہے ہیں، اس میں دو نئے Concept کو Introduce کر رہے ہیں تاکہ بجٹ میں اور

بھی ٹرانسپیرنسی آئے۔ بجٹ کا جو عوام سے رشتہ ہے وہ اور بھی واضح ہو، ایک Development plus spending budget دوسرا ہے Service delivery spending budget، جناب سپیکر! عام تاثر پایا جاتا ہے کہ صرف ترقیاتی بجٹ ہی عوامی کے بہبود اور ترقی کے لئے ہوتا ہے، سارا Focus اس پر ہوتا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے، بہت سے ایسے اہم اخراجات ہیں جو کہ Current budget سے ہوتے ہیں، اس لئے وہ اخراجات جو کہ بشمول ترقیاتی بجٹ عوام کے بھلے میں ہوتے ہیں، ان کو ہم نے Development plus میں ڈالا ہے، جیسے ہمارے صحت کارڈ کی ایلو کیشن جو ہماری فلیگ شپ سکیم جو ہے، ہم سکولز میں فرنیچر ڈالیں گے، ہم میڈیسن بجٹ کا Top-up ڈالیں گے، ہم اس صوبے کے Development plus budget کی تعداد وہ بتائیں تو وہ ایک ہزار 118 ارب روپے میں سے پانچ سو ارب روپے ہے۔ اس طرح اکثر کہا جاتا ہے کہ تنخواہوں پر بجٹ زیادہ ہو جاتا ہے لیکن یاد رکھیں کہ تنخواہوں میں ان سکولز ٹیچرز کی بھی تنخواہیں ہوتی ہیں، ان ڈاکٹرز کی بھی تنخواہیں ہوتی ہیں جو کہ پوری Estate کو پورے صوبے کو سروسز دیتے ہیں، جاری اخراجات کو تقسیم کر کے ہم نے ان اخراجات کو Count کیا ہے جو کہ عوام کی سروس ڈیلیوری سے متعلق ہے، اس کو ہم سروس ڈیلیوری بجٹ کہتے ہیں، جس کا تعلق نہیں ہے اس کو ہم Overhead budget کہتے ہیں۔ جو پہلا اس کا Indicator ہے وہ ہمارا سروس ڈیلیوری بجٹ ستاون فیصد ہے، یعنی 747 ارب روپے میں سے 424 ارب روپے جو کہ Directly Service Delivery پر لگتے ہیں۔ کرنٹ بجٹ میں سے کچھ تفصیل پر آتے ہیں، آمدن یا Receipts 2021-22 کے لئے Federal Taxes Assignments جو کہ وفاقی ٹیکس صوبے کو آتا ہے، 475.6 ارب روپے جو اس صوبے کا One percent Divisible Pool کا جو شیئر ہے، 57.2 ارب روپے Oil and Gas royalties and surcharges 26.5 ارب روپے این ایچ پی اور اس کے بقایاجات 74.7 ارب روپے، صوبائی ٹیکس اور نان ٹیکس ریونیو 75 ارب روپے، Foreign Projects assistance یعنی بیرونی امداد 85.8 ارب، Settled اضلاع کے لئے 3.3 ارب، وہ Merged اضلاع کے لئے ہے اور ضم شدہ اضلاع کے لئے جو گرانٹس ہیں جو فیڈرل گورنمنٹ سے آتے ہیں، جب تک نیا این ایف سی ایوارڈ نہ ہو تو 187.7 ارب روپے اور دیگر محصولات جن کی ڈیٹیل وائیٹ پیپر اور مزید بجٹ بکس میں ہے، 132.5 ارب، یعنی کل محصولات 1118.3 ارب

روپے۔ ابھی اخراجات کی تفصیلات کچھ یوں ہیں: تنخواہ 374 ارب روپے جس میں 314 ارب روپے Settled اضلاع اور 60 ارب روپے Merged اضلاع کے، پنشن 92.1 ارب روپے جس میں 92 ارب روپے Settled اضلاع کے اور Merged اضلاع کے 0.1 ارب روپے کیونکہ ان کے ایمپلائز جو ہیں، ان کی پنشن فیڈرل گورنمنٹ سے ابھی تک دی جاتی ہے. نان سیلری 203.9 ارب روپے جس میں Settled اضلاع میں 164.9 اور Merged اضلاع میں 38.9 ارب روپے، دیگر جاری اخراجات 77.4 ارب روپے، صوبائی اے ڈی پی اور اس کے ساتھ Merged اضلاع کے لئے اے آئی پی ملا کے 244.6 ارب روپے، بلدیاتی اداروں کے لئے اے ڈی پی میں Settled اضلاع کے لئے 15 ارب روپے اور Merged اضلاع کے لئے 2.4، یعنی ٹوٹل 17.4 ارب روپے، بیرونی امداد 85.8 ارب، Settle اضلاع کے لئے 3.3 ارب، Merged اضلاع کے لئے کل 89.2 ارب روپے اور وہ پی ایس ڈی پی پراجیکٹس جو Provincially executed ہیں، جن کا پیسہ صوبے کے اکاؤنٹ ون میں آتا ہے، 19.9 ارب روپے کی Allocation بجٹ پیپر میں ہے، سرکاری ملازمین کی، کچھ اہم اعلانات بجٹ سے پہلے، تنخواہوں پر کافی بات چیت ہوئی، آج یہ Confirm کرتا ہوں کہ جو وعدہ چیف منسٹر محمود خان صاحب نے کیا تھا وہ ہم اس بجٹ میں پورا کر رہے ہیں، وہ ملازمین جن کو کوئی خصوصی الاؤنس نہیں ملتا تھا، ان کی تنخواہ میں دس فیصد ایڈہاک ریلیف Running pay پر، بیس فیصد ریلیف وہ Basic pay پر، ان کے Sector specific یا Function specific allowance پر سات فیصد اضافہ، ان کی Basic pay کے مطابق Housing allowance میں، (تالیاں) کل اضافہ یہ ہو گیا جو سارے ملازمین جن کو کوئی سپیشل یا Executive allowance نہیں ملتا تھا، سینتیس فیصد Minimum ان شاء اللہ ہوگا۔ (تالیاں) جناب سپیکر! اس میں ایک چیز میں ضرور کہوں گا کہ جو ریفارم ہم نے کیا ہے، Housing allowance کو بڑھا کر، مختلف housing Allowances کے ہوتے تھے، ایک ہی شہر میں کسی کو Housing subsidy ملتی تھی، کسی کو Housing allowance ملتا تھا، کوئی ایک Percent ملتا تھا، اس کو ملا کے ایک Unified housing allowance کر دیا ہے اور اسی میں وہ Housing allowance ہر بندے کو جس کا سرکاری گھر نہ ہو، اس کو پچاس فیصد اضافہ ہوا ہے جو اس کی Basic pay کا سات فیصد حصہ بنتا ہے۔ جناب سپیکر! یہ

اس لئے بھی ضروری ہے کیونکہ ایک تو فرق مٹاتا ہے لیکن اس کے ساتھ جو پرائم منسٹر عمران خان صاحب کا ہاؤسنگ کا جو ویژن ہے تاکہ لوگ اپنے گھر خرید سکیں یا اچھی Housing afford کر سکیں، ہم House rent پورے صوبے میں بڑھائیں گے تو لوگوں کی Spending power زیادہ ہو گی، ہاؤسنگ اور Construction industry کو Confidence ملے گا، ان شاء اللہ یہ ایک تاریخی قدم ہو گا۔ جناب سپیکر! یہ بھی میں اعلان کرتا ہوں کہ اگر ہم سے کوئی غلطی سے رہ گیا جو کہ اس Definition یا اس وعدے کے مطابق جو چیف منسٹر صاحب نے کیا تھا وہ پورا نہ ہو تو Grievance Redressal Committee بھی بنے گی جو Immediately وہ Corrections کرے گی جہاں پر وہ Correction کرنی پڑے۔ تنخواہوں کے بعد ایک اہم مسئلے پر کام کرنا ہے جس پر ہم بہت کام کرتے رہے اور وہ ہے پینشنز جو کہ صرف ہماری حکومت نہیں بلکہ پورے پاکستان کا سرکاری خرچے کا شاید سب سے بڑا مسئلہ ہے کیونکہ یہ وہ واحد ملک ہے جہاں پینشن جو ہے وہ Completely unfunded ہے، پینشن ریفارمز پر ہم کام کرتے رہے پینشن جو صرف پندرہ سال پہلے ایک ارب سے بھی کم تھی، اگلے سال چھیاسی ارب اور پھر اگلے سال بانوے ارب ہو گی، اس کا بھی ہم نے کوئی انتظام کرنا ہے، ہم نے اس پر بہت کام شروع کیا ہے، ایک تو ہم پینشنرز کو دس فیصد اضافہ دے رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ جو ہم پینشن کے نظام کو بہتر کر رہے ہیں، اس میں ہم نے کیبنٹ سے Already decision لیا پینشن رولز کو چینج کرنے کے لئے جس سے Early retirement reforms کے ساتھ پینشن رولز میں وہ تبدیلی کہ لوگ دو دو پینشنز نہ لے سکیں یا جو چودہ یا پندرہ سال کو پینشن ملتی تھی، وہ بچوں کو بیواؤں کو اور والدین کو ملے۔ جناب سپیکر! چیف منسٹر اور کیبنٹ نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ آگے بیواؤں کو جو پچھتر (75) پرسنٹ پینشن ملتی تھی وہ ان شاء اللہ آگے سو (100) فیصد پینشن ملے گی۔ جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہم نے Long term sustainable reform کرنا ہے، Contributory pension پر ہم کام کر رہے ہیں، چیف منسٹر صاحب نے کیبنٹ میں ایک کمیٹی بنائی تھی، یہ فیصلہ کیبنٹ Already لے چکی ہے کہ وہ Contributory pension ہم ان شاء اللہ ایک سال میں نئے ایمپلائز کے لئے بنائیں گے، یکم جولائی 2021ء سے جو نئے ایمپلائیز گورنمنٹ میں آئیں گے وہ اس Contributory pension میں حصہ لیں گے۔ جناب سپیکر! یہ ایک عوام دوست بجٹ ہے، غریب عوام کے لئے ہے، مزدور کے لئے ہے جو دیہاڑی کرتا ہے، اس کے لئے

چیف منسٹر صاحب نے Decision لیا کہ مزدور کی کم سے کم اجرت بڑھا کر اکیس ہزار روپے کریں (تالیاں) ان شاء اللہ، یہ بھی کیبنٹ نے فیصلہ کیا کہ بجٹ کے بعد اس کی Implementation پر بھی خاص غور کریں گے۔ جناب سپیکر! صوبے کے غریب عوام کے لئے جو Record allocation احساس پروگرام میں وفاقی حکومت نے کی ہے، Universal health coverage، صحت کارڈ پلس کے Through صوبائی حکومت نے کی ہے، غریبوں کو گندم اور آٹے پر سبسڈی دینے کے لئے 2.9 ارب روپے سے بڑھا کے دس ارب روپے کی ہے، چیف منسٹر صاحب نے ایک ویژن دکھایا ہے کہ ان شاء اللہ اگر ضرورت پڑے تو ہم غریبوں کو ایک فوڈ باسکٹ پروگرام بھی Introduce کرائیں گے جس کے لئے دس ارب روپے رکھے ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! ہم نے معیشت کو اٹھانا ہے، معیشت اٹھتی ہے کاروبار سے، کاروبار میں قرضوں کے لئے اور Sharia compliant قرضوں کے لئے ہم اپنے بینک کو استعمال کریں گے، بینک آف خیبر کو دس ارب روپے کا معاشی Stimulus ان شاء اللہ پورے خیبر پختونخوا میں دیں گے، (تالیاں) یہ وہ آسان قرضے ہونگے جس سے نوجوان صنعتکار خواتین وہ Segment جو کہ COVID-19 سے متاثر ہے، چھوٹا دوکاندار، ٹریڈر، پرائیویٹ سکولز، جن کو وعدہ کیا تھا ان کی معاشی مشکل دور کریں گے اور اکانومی کو بھی اٹھائیں گے، ان شاء اللہ اس کو جلد سے جلد ہم شروع کریں گے۔ اس کے علاوہ اس صوبے کی تاریخ کا سب سے بڑا ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ پروگرام کیونکہ حکومت خیبر پختونخوا ترقی پزیر اضلاع میں تفریق ختم کرنے کے لئے پر عزم ہے، اس مد میں چیف منسٹر صاحب نے اکسٹھ ارب روپے کی لاگت سے ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ پلان کا منصوبہ وہ Approve کیا ہے جس میں کم سے کم 10.4 ارب روپے 22-2021ء میں لگیں گے، ان شاء اللہ ہم اس سے زیادہ بھی لگانے کی کوشش کریں گے۔ (تالیاں) جناب سپیکر! اس صوبے کے لوگوں کا اسلام سے بہت گہرا تعلق ہے، اس لئے ان خطیبوں کو جو صوبے بھر مسجدوں میں سروسز دیتے ہیں، بیس ہزار سے زائد مساجد کے خطیبوں کے لئے وظائف جس کے لئے 2.6 ارب روپے رکھے ہیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر! ٹیکس ریلیف باہر بہت لوگ پوچھ رہے تھے کہ ٹیکس ریلیف میں آپ کیا دے رہے ہیں؟ ہم نے ٹیکس تو Collect کرنا ہے لیکن پچھلے سال بھی ہم

نے کاروباری اور تنخواہ دار طبقے کو صوبے کی تاریخ کا سب سے بڑا ٹیکس ریلیف پیکج دیا، اس سال چیف منسٹر صاحب نے اس سے بھی بڑا ٹیکس ریلیف پیکج منظور کیا ہے جس کی جھلکیاں کچھ یوں ہیں:

خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی کے غریب دوست ریٹس جس میں Twelve categories of tax کچھ یوں ہیں، جن میں ٹیکس کی شرح میں کمی کی گئی ہے۔ Seventeen categories کچھ یوں ہیں جن میں ٹیکس کی شرح جو Reduce تھی وہ Maintain کی گئی ہے۔ جناب سپیکر! ایک بہت بڑا قدم بورڈ آف ریونیو کا ہماری Economy agriculture based economy ہے، اس میں بہت سے چھوٹے کسان ہیں، ان کا پٹواریوں سے واسطہ پڑتا تھا، ہمارے نظام میں مسئلے ہیں، وہ ہم کم کر رہے ہیں لیکن یہ تاریخی قدم پی ٹی آئی کی اور چیف منسٹر محمود خان صاحب کی حکومت لے رہی ہے۔ Loan tax اس کے دو طریقے ہیں، ایگریکلچر انکم ٹیکس ہوتا ہے جو Loan tax ہے، اس کی شرح 2021-22ء کے لئے ہم صفر کر رہے ہیں، کسی غریب کسان کو Loan tax نہیں دینا پڑے گا، (تالیاں) جو ایگریکلچر انکم ٹیکس ہے، اس میں Exemption, minimum rate جس پر ایگریکلچر انکم ٹیکس منافع پر دینا پڑتا ہے، وہ چار لاکھ سے بڑھا کر ہم چھ لاکھ کر رہے ہیں جس کی وجہ سے سات لاکھ سے زیادہ جو Agriculturists ہیں، ان کو ٹیکس ریلیف ملے گا، (تالیاں) سات لاکھ سے زیادہ کسانوں کو ٹیکس ریلیف ملے گا اور صرف بڑا جو کسان ہے وہ اس طریقے سے ایگریکلچر انکم ٹیکس دے گا، شفاف طریقے سے جس سے صوبے میں ایگریکلچر سیکٹر کی ترقی بھی ہو گی اور یہ پورے پاکستان کے لئے ایک مثال بھی ہو گا۔

جناب سپیکر! پچھلے سال اپنے کنسٹرکشن پیکج میں ہم نے پراپرٹی کے اور لینڈ کی Sale پر ٹیکسز میں خاطر خواہ کمی کی، جہاں پر Seven percent دینا پڑتا تھا وہ ٹیکس ہم نے Two percent کیا، اس کے باوجود بورڈ آف ریونیو کے محصولات چار ارب سے بڑھ کر اس سال سات ارب تک گئے، اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جب آپ ٹیکس کا نظام آسان کرتے ہیں تو شفافیت بھی آتی ہے اور ریونیو بھی بڑھتا ہے۔ کنسٹرکشن ریلیف پیکج بھی ہم برقرار رکھ رہے ہیں۔ جناب سپیکر! بہت سے ہمارے جو پروفیشنلز ہیں جن پر پروفیشنل ٹیکس لگتا تھا، تو وہ کم ایک ہزار روپے، دو ہزار روپے لیکن Again ease of business میں ایک Optical تھا، جناب سپیکر! اس سال ہم پروفیشنل ٹیکس کو بھی سب کے لئے

صفر کر رہے ہیں تاکہ کسی کو پروفیشنل ٹیکس نہ دینا پڑے۔ (تالیاں) جناب سپیکر! سب کو پتہ ہے کہ اس صوبے میں ماضی میں جو مسئلے ہوئے، اس کی وجہ سے ہماری بہت سی جو گاڑیاں ہیں وہ اسلام آباد میں لاہور میں اور باقی صوبوں میں رجسٹرڈ ہوتی ہیں، یہاں پر رجسٹرڈ نہیں ہوتیں، اس سال ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ نے خیبر پختونخوا کی گاڑیوں کو وہ لوگ جو یہاں بستے ہیں، جو یہاں رہتے ہیں، جن کا تعلق خیبر پختونخوا سے ہے، جن کو یہاں رجسٹریشن کرنی چاہیئے، ان کو Incentive package دینے کے لئے چھوٹی گاڑی پر رجسٹریشن فیس جو ہے وہ ایک روپے کر دی ہے، (تالیاں) بڑی گاڑی پر جو اسلام آباد میں اور باقی پاکستان میں Four percent ہوتی ہیں، ہم نے ایک فیصد کر دی ہے، (تالیاں) اب میں اس صوبے کے رہنے والوں سے گزارش کرتا ہوں کہ اپنے صوبے سے جو Effort کریں، اپنی گاڑیاں وہ یہاں پر رجسٹرڈ کریں، یہ بھی اس سکیم میں ہے جو اسلام آباد، لاہور یا باقی پاکستان سے اپنی گاڑی کی رجسٹریشن خیبر پختونخوا میں چینج کرے گا تو وہ Re registration free of cost ہو گی۔ (تالیاں) جناب سپیکر! پراپرٹی ٹیکس کے ریٹس جو ہیں باقاعدگی سے دینے والوں کے لئے جو جلدی دینا چاہتے ہیں، لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں Reward کریں جو پراپرٹی ٹیکس جلد دیتے ہیں تو یہ بھی ہم اپنے ٹیکس پیکج میں اعلان کرتے ہیں کہ جو 31 دسمبر سے پہلے اپنا پراپرٹی ٹیکس دے گا اس کو پینتیس فیصد Discount ہو گا۔ (تالیاں) جناب سپیکر! تعلیم پر، لائبریری پر، ہاسٹلز، سکولز، پرائمری اور سیکنڈری کی Entrance fee پر، میوزیم کی انٹری پر، ایجوکیشن اور ہیلتھ سروسز پر یعنی پرائیویٹ سیکٹر سکولز پر بھی ہم نے سروس ٹیکسز اور فیس وہ زیرو کر رہے ہیں، (تالیاں) اس سے بڑا ٹیکس پیکج شاید مشکل ہوتا لیکن ابھی امید کرتے ہیں کہ جو چار کروڑ عوام ہیں، دیانتداری سے یہ گورنمنٹ جو آپ کے ٹیکس کا پیسہ آپ پر لگا رہی ہے، اس کا ہاتھ دیں گے تاکہ ہم اپنے پیروں پر اور بھی مضبوطی سے کھڑے ہوں، آپ کے لئے اور سروس ڈیلیوری کے کام کر سکیں۔ جناب سپیکر! گورنمنٹ کا معیار کا اس کی سروس ڈیلیوری سے پتہ چلتا ہے، اپنے حکومتی نظام کو تیز اور بہتر کرنے کے لئے چیف منسٹر صاحب نے ہدایت دی ہے کہ اس سال یہ پاکستان کا پہلا صوبہ بنے گا جو کہ سمری فائل سے ہٹا کر 'ای سمری' پر بنائے گا، کاغذ پر آگے پیچھے نہیں جائے گی، ان شاء اللہ Decisions جلد ہونگے اور جلد ہی Implement ہونگے۔ جناب سپیکر! ابھی کچھ Departmental budget کی تفصیل پر آتے ہیں، زراعت سے

شروع کرتے ہیں، زراعت کا بجٹ کرنٹ بجٹ 12.330 ارب، ڈویلپمنٹ بجٹ 8.3 ارب اور Foreign Project Assistance 4.9 ارب، کل 25.5 ارب روپے۔ اوقاف، مذہبی اور اقلیتی امور کرنٹ 3.04 ارب، ڈویلپمنٹ ایک ارب، کل 4.04 ارب، Bureau of statistics، کل بجٹ 56 ملین، Communication and Works, C&W یعنی مواصلات اور تعمیرات، کرنٹ بجٹ 10.57 ارب، ڈویلپمنٹ بجٹ 37.47 ارب اور Foreign Project Assistance 10.7 ارب، کل بجٹ 58.789 ارب روپے، ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، یعنی تعلیم کا ریکارڈ بجٹ ہے، کرنٹ بجٹ 185.2 ارب روپے، ڈویلپمنٹ بجٹ 17.58 ارب اور Foreign Project Assistance 3.1 ارب، ملک کی تاریخ میں پہلی بار ایلیمنٹری اور سیکنڈری ایجوکیشن کا بجٹ دو سو ارب سے زیادہ 205.89 ارب روپے ہے۔ (تالیاں) انرجی اینڈ پاور کرنٹ بجٹ 35.6 کروڑ، یعنی 356 ملین، ڈویلپمنٹ بجٹ 4.297 ارب اور Foreign Project Assistance 12.6 ارب، کل بجٹ 17.25 ارب۔ Environment ماحولیات کرنٹ بجٹ 2.69 ارب، ڈویلپمنٹ بجٹ 50 ملین، کل بجٹ 2.74 ارب۔ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کرنٹ بجٹ 1.58 ارب، ڈویلپمنٹ بجٹ 205 ملین یعنی 20.5 کروڑ، کل بجٹ 1.79 ارب۔ فوڈ جس کا کرنٹ بجٹ اکاؤنٹ ٹو سے جاتا ہے تو وہ ہمارے بجٹ کا حصہ نہیں ہوتا، ڈویلپمنٹ بجٹ 329 ملین، یعنی 32.9 کروڑ، کل بجٹ بھی 32.9 کروڑ، اس میں جیسے میں نے کہا کہ جو فوڈ سبسڈی پروگرام ہے، وہ شامل نہیں ہے وہ علیٰحدہ اکاؤنٹ میں ہوتا ہے۔ فنانس کرنٹ بجٹ 14.4 ارب، ڈویلپمنٹ بجٹ 147 ملین اور Foreign Project Assistance کے Fund flows جو سپورٹ کے پراجیکٹس ہیں، فنانشل سپورٹ کے پراجیکٹس ہیں وہ صوبائی خزانہ میں جاتے ہیں، وہ 27.25 ارب، کل بجٹ 41.8 ارب۔ جنگلات یا فارسٹ کرنٹ بجٹ 1.5 ارب، ڈویلپمنٹ بجٹ 3.7، Foreign Project Assistance 30 کروڑ، کل بجٹ 5.5 ارب۔ جنرل ایڈمنسٹریشن کرنٹ بجٹ 5.28 ارب، ڈویلپمنٹ بجٹ 30 کروڑ، کل بجٹ 5.58 ارب۔ ہائر ایجوکیشن، اعلیٰ تعلیم، کرنٹ بجٹ 20.07 ارب، ڈویلپمنٹ بجٹ 6.98 ارب، کل بجٹ 27.056 ارب۔ محکمہ داخلہ یعنی ہوم جس میں پولیس بھی شامل ہے، کرنٹ بجٹ 88.859 ارب، ڈویلپمنٹ بجٹ 2.85 ارب، کل بجٹ 91.7 ارب۔ ہاؤسنگ کرنٹ بجٹ 157 ملین، یعنی 15.7 کروڑ، ڈویلپمنٹ بجٹ 7 کروڑ، کل بجٹ

757 ملین، یعنی 75.7 کروڑ۔ صنعت یعنی انڈسٹریز کرنٹ بجٹ 75.1 کروڑ، ڈویلپمنٹ بجٹ 3.26 ارب اور Foreign Project Assistance ایک ارب، کل بجٹ 5.01 ارب۔ انفارمیشن یعنی محکمہ اطلاعات کرنٹ بجٹ 1.4 ارب، ڈویلپمنٹ بجٹ 36.3 کروڑ، کل بجٹ 1.78 ارب۔ آئی ٹی جس کے بجٹ میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا ہے، کرنٹ بجٹ 90.6 کروڑ، ڈویلپمنٹ بجٹ 1.39 ارب اور Foreign Project Assistance 28.2 ارب جس کے علاوہ اور بھی بہت پرائیویٹ سیکٹر سے انوسمنٹ یا فنانشل سپورٹ آنی ہے، کل بجٹ جو ہے، 2.58 ارب۔ آبپاشی یعنی اریگیشن کرنٹ بجٹ 5.5 ارب، ڈویلپمنٹ بجٹ 15.6 ارب، Foreign Project Assistance سے 1.4 ارب، کل بجٹ 19.9 ارب۔ لیبر کرنٹ بجٹ 56.1 کروڑ، ڈویلپمنٹ بجٹ 30.6 کروڑ، Foreign Project Assistance 05 کروڑ، کل 91.7 کروڑ۔ Law and Justice قانون، کرنٹ بجٹ 10 ارب، ڈویلپمنٹ بجٹ 2.5 ارب، کل 12.58 ارب۔ Mines and Minerals کرنٹ بجٹ 1.05 ارب، ڈویلپمنٹ بجٹ 32.6 کروڑ، کل بجٹ 1.382 ارب۔ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ، پی اینڈ ڈی کرنٹ بجٹ 74.6 کروڑ، ڈویلپمنٹ 34 ارب، Foreign Project Assistance 8.95 ارب، کل بجٹ 44 ارب روپے۔ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کرنٹ بجٹ 9.47 ارب، ڈویلپمنٹ بجٹ 8.9 ارب، (FPA) Foreign Project Assistance 40 کروڑ، کل بجٹ 18.8 ارب، ریونیو ڈیپارٹمنٹ کرنٹ بجٹ 20.6، ڈویلپمنٹ بجٹ 1.26، کل بجٹ 21.88۔ سوشل ویلفیئر کرنٹ بجٹ 4 ارب، ڈویلپمنٹ بجٹ 88.8 کروڑ، کل بجٹ 4.936 ارب۔ سپورٹس، ٹورازم اینڈ کلچر کرنٹ بجٹ 2.935 ارب، ڈویلپمنٹ بجٹ 14.49 ارب، Foreign Project Assistance 3.1 ارب، کل بجٹ 20.5 ارب۔ فنی تعلیم و ٹیکنیکل ایجوکیشن کرنٹ بجٹ 2.7 ارب۔ ٹرانسپورٹ کرنٹ بجٹ 3.36 ارب، ڈویلپمنٹ بجٹ 17.4 کروڑ، Foreign Project Assistance 8.67 ارب، کل 12.2 ارب۔ زکواۃ و عشر کرنٹ بجٹ 35.9 ارب، کل بجٹ 35.9 ارب۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو وہ ڈیپارٹمنس جن کا پچھلے سال کے مقابلے میں بجٹ میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا ہے، اس پر مجھے فخر ہے کہ سب سے بڑا ہمارا Focus تعلیم پر ہے، وہ ایلیمنٹری اور سیکنڈری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے جس کا بجٹ 24 ارب سے بڑھا ہے۔ (تالیاں) اس کے بعد صحت یعنی ہیلتھ جس کا بجٹ 22 ارب روپے سے بڑھا

ہے۔ (تالیاں) اس کے بعد ہوم میں پولیس ڈیپارٹمنٹ کا بجٹ کیونکہ یہ بہت اہم محکمہ ہے جس نے سروسز دینی ہے، پولیس کا بجٹ 12 ارب روپے بڑھا ہے اور آج چیف منسٹر صاحب نے کیبنٹ میں فیصلہ کیا کہ جو ہم اٹھائینگے، پولیس کی ٹریفک مینجمنٹ ہے، اس کی فنانس میں ہم نے اضافہ کیا ہے تاکہ لوگوں کی جانیں خطرے میں نہ ڈالیں، ایک مہینے کا ہم ٹائم دیں گے، لوگوں کو آگاہی ہو، ان شاء اللہ اس صوبے کا ٹریفک کا نظام بھی پاکستان میں سب سے بہتر بنائیں گے۔ (تالیاں) جناب سپیکر! پرائم منسٹر صاحب کا وژن ہے، چیف منسٹر صاحب خود Lead کرتے ہیں، سپورٹس کلچر اور ٹورازم کے ڈیپارٹمنٹ، اس کا بجٹ 11 ارب روپے سے بڑھا ہے کیونکہ ہم نے سروس ڈیلیوری دینی ہے۔ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ جس میں اربن اور رورل ڈیویلپمنٹ دونوں آتی ہیں، ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز آتی ہیں، ٹی ایم ایز آتی ہیں، اس کا بجٹ 6 ارب روپے سے بڑھا ہے۔ یہ سارے وہ محکمے ہیں جو ہمارے منشور کے ساتھ Linked ہیں جن کا بجٹ سب سے زیادہ ہے۔ جناب سپیکر! اگر آپ Percentage میں دیکھیں، آئی ٹی کا دور ہے، ہم نے Knowledge economy میں جانا ہے، آئی ٹی کا بجٹ ایک سو سینتیس (137) فیصد بڑھا ہے۔ سپورٹس کلچر اور ٹورازم کا بجٹ کل ایک سو سات (107) فیصد بڑھا ہے۔ ایگریکلچر، PM ایگریکلچر ایمرجنسی اور ٹرانسفارمیشن پروگرام کو Lead کرتے ہیں، ایگریکلچر کا بجٹ 65 فیصد بڑھا ہے، انرجی اینڈ پاور اس صوبے کی پہچان ہے، 49 فیصد بڑھا ہے، ہائر ایجوکیشن سے ہمارے اگلی جنریشن کے لیڈرز پیدا ہونگے، 46 فیصد بڑھا ہے۔ (تالیاں) ہیلتھ کا بجٹ 19 فیصد بڑھا ہے، لوکل گورنمنٹ کا بجٹ 19 فیصد بڑھا ہے اور پولیس کی سروس ڈیلیوری بہتر کرنے کیلئے پولیس کا بجٹ 18 فیصد بڑھا ہے۔ جناب سپیکر! ڈیویلپمنٹ بجٹ کو دیکھیں تو خاص طور پر میں تین اداروں کا، کیونکہ ہم پہلے سے ڈیویلپمنٹ بجٹ پر تین سال کام کر رہے ہیں، سب ڈیپارٹمنٹس کے بجٹ خاطر خواہ اور ایک اچھے لیول پر تھے، ابھی ہم نے سروس ڈیلیوری پر Focus کرنا ہے، وہ ہمارے اگلے دو سال کے لئے نئے Focused areas ہونگے جن کو ہم نے اور اٹھانا ہے۔ آئی ٹی کا ڈیویلپمنٹ بجٹ چار سو انیس (419) فیصد بڑھا ہے، سپورٹس کلچر اور ٹورازم کا ڈیویلپمنٹ بجٹ تین سو سات (307) فیصد بڑھا ہے، انرجی اینڈ پاور کا اس صوبے کی خود مختاری کیلئے ڈیویلپمنٹ بجٹ دو سو ترانوے (293) فیصد بڑھا ہے، سوشل ویلفیئر کا ڈیویلپمنٹ بجٹ ایک سو ایک (101) فیصد، روڈز کا اکنامک ڈیپارٹمنٹ سے تعلق ہے، ستاون (57) فیصد اور ہیلتھ کا

Settled اضلاع میں سارا Existing projects پر چوالیس (44) فیصد بڑھا ہے۔ جناب سپیکر! اس سال ہم نے ڈیویلپمنٹ بجٹ بھی ایک نئے طرز سے بنایا ہے، ہم نے ڈیویلپمنٹ بجٹ صرف Sector allocation دیکھ کر نہیں بنایا، یہ اس سیکٹر کا حق ہے، چیف منسٹر صاحب نے خود یہ Process lead کیا ہے، ایک Project based development budget بجٹ بنا ہے تاکہ جو ہمارے High Priority Projects ہوں، ان کو ہم دو سال میں کمپلیٹ کر سکیں اور ان شاء اللہ ہم دن رات محنت کرینگے، چیف منسٹر صاحب کا یہ وژن Achieve کریں۔ اگر آپ ہماری Development Spending کو دوسرے صوبوں کے مقابلے میں Compare کریں تو سندھ کا ڈیویلپمنٹ بجٹ ان کے بجٹ کا بائیس فیصد حصہ ہوتا ہے، پنجاب کے بجٹ کا اکیس فیصد ہوتا ہے، خیبر پختونخوا کا ڈیویلپمنٹ بجٹ ہمارے بجٹ کا تینتیس فیصد حصہ ہوتا ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر! کچھ ڈیپارٹمنٹل اہم پراجیکٹس یا کرنٹ بجٹ سے یا ڈیویلپمنٹ بجٹ سے Funding ہو رہے ہیں، ایلیمنٹری اور سیکنڈری ایجوکیشن یعنی تعلیم کے شعبے سے شروع کرتے ہیں، اکیس سو (2100) سے زائد سکولوں کی تعمیر، بحالی اوراپ گریڈیشن جس سے ایک لاکھ 20 ہزار بچوں کی ان Enrolment capacity میں اضافہ ہوگا، ہمارے سرکاری سکولوں میں (تالیاں) جناب سپیکر! اس سال ان شاء اللہ کم سے کم 20 ہزار ٹیچر کرنٹ بجٹ سے Add ہونگے، تین ہزار سکول لیڈرز کی تقرری ہوگی تاکہ جو ہمارے پرائمری سکولز ہیں (تالیاں) جن کا جو اے ایس ڈی او ہوتا ہے، وہ ایک اے ایس ڈی او پچاس سکولوں کو دیکھتا ہے تو یہ سکول لیڈر تین چار یا پانچ چھوٹے پرائمری سکولز کے پرنسپل کے طور پر سکول لیڈر کے طور پر کام کریگا، خاص توجہ دیگا، تعلیم کے معیار کو اٹھائے گا۔ جناب سپیکر! ضم شدہ اضلاع کیلئے ان کی اے ڈی پی اور اے آئی ٹی سے چار ہزار تین سو (4300) ٹیچرز کا اضافہ بھی ہوگا۔ (تالیاں) جناب سپیکر! اس کے علاوہ ضم شدہ اضلاع میں ستانوے آئی ٹی لیب، دو سو چھہتر (276) سائنس لیب کی تعمیر اور جیسے میں نے کہا کہ چار ہزار تین سو (4300) ٹیچرز کا اضافہ جو ہماری حکومت کا ایک فلیگ شپ پروگرام ہے، ہمارے ننھے منے بچوں کیلئے Early Childhood Education کے پروگرام کے تحت دس ہزار ماڈل کلاس رومز کی تعمیر ان شاء اللہ ہم اگلے دو سال میں کرینگے۔ (تالیاں) جناب سپیکر! ایک جو چیف منسٹر صاحب کا بھی وژن ہے کہ ہمارے سکولوں میں کوئی بھی بچہ بغیر ڈیسک کے، بغیر فرنیچر کے نہ بیٹھے، صرف

اس سال میں ہم نے 4.5 ارب روپے سکولوں میں فرنیچر دینے کیلئے لگائیں گے۔ (تالیاں)
جناب سپیکر! ہائر ایجوکیشن میں ہم نے اپنے کالجز کو اٹھانا ہے، یونیورسٹیز کے Portfolio کو سپورٹ کرنا ہے جن کو ایچ ای سی سے بھی فنڈنگ ملتی ہے لیکن میں نے آپ کو کہا تھا کہ ہمارا آپریشنل بجٹ پر اور سروس ڈیلیوری پر خاص Focus ہے، ہم نے ایک ارب روپے رکھا ہے، کالجز کے آپریشنل بجٹ کے اضافے کیلئے ہم اپنے کالجز کو سٹوڈنٹس کیلئے خوبصورت بنائیں، وہاں پر Facilities فراہم کریں، تیس کالجز کو Premier declare کرکے ان کو بالکل ماڈل کالجز بنائیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر! اس سال ہم چالیس نئے کالجز کی تعمیر بھی مکمل کرینگے، ان کو سٹارٹ بھی کرینگے۔ (تالیاں) جناب سپیکر! ہائر ایجوکیشن میں دو سو تیس (230) ملین یعنی تیئس کروڑ کے وظائف ضم شدہ اضلاع کے بچوں کو ان شاء اللہ دینگے جس سے ضم شدہ اضلاع کے Young leaders نئے اٹھیں گے۔ (تالیاں)
جناب سپیکر! Skill development میں ہم نے پہلے Khyber Pakhtunkhwa Skill Development Fund کا Concept منظور کیا تھا، ابھی اس کا بورڈ بھی منظور کر دیا، ان شاء اللہ اس سال یہ Khyber Pakhtunkhwa Skill Development Fund جو ہے وہ آپریشنل ہوگا، یہ پاکستان میں بہترین Short term Skill Development Campus پبلک پرائیوٹ پارٹنر شپ میں ہمارے نوجوانوں کو دیگا اور جو ٹریننگ کمپنیز اور ایمپلائیز آئیں گے ان کے ٹریننگ کیلئے گورنمنٹ بھی پیسے دے گی، ایمپلائیز کیلئے جابز کی گارنٹی دے گی، ان شاء اللہ ہم ملازمت کے مواقع بہتر کرینگے۔ جناب سپیکر! تعلیم کی بات کرتے ہوئے ہوئے ہمیں سپیشل ایجوکیشن کو بھی نہیں بھولنا چاہیئے، خصوصی بچوں کیلئے جو Autism کے شکار ہیں، ان کیلئے ان شاء اللہ ہمارے بجٹ میں Centre of excellence کا قیام، Physically disable بچوں کیلئے یعنی معذور بچوں کیلئے "رحمت اللعالمین فنڈ" کا قیام، (تالیاں) ڈیرہ اسماعیل خان، ایبٹ آباد، سوات اور پشاور میں سٹریٹ چلڈرن جن کے پاس گھر نہیں ہوتا، ان کیلئے ماڈل انسٹیٹیوٹس کا قیام اور صوبے میں سپیشل ایجوکیشن کے کمپلیکس کی تعمیر اور Revamping کیلئے پیسے رکھے ہیں اور ان شاء اللہ ڈیلیوری دینگے۔ جناب سپیکر! صحت کے شعبے میں ہمارا سب سے بڑا پراجیکٹ تقریباً پندرہ ارب روپے کی لاگت سے دو سالوں میں جس میں فیڈرل گورنمنٹ بھی فنڈنگ دے رہی ہے، ہم ان شاء اللہ بتیس ڈی ایچ کیوز اور جو بڑے سیکنڈری ہاسپیٹلز ہیں جن میں تمام

اضلاع کے ڈی ایچ کیوز اور اس کے ساتھ نصیر اللہ بابر ہاسپیٹل اور مولوی جی ہاسپیٹل جو پشاور کے بڑے سیکنڈری ہاسپیٹلز ہیں، ان کو Revamp کرینگے۔ نئے Equipments لگائینگے، جدید بنائینگے، ان شاء اللہ ہر ہاسپیٹل میں تقریباً پچاس کروڑ روپے لگیں گے، میرے خیال میں اس سے (تالیاں) بڑا ہیلتھ ریفارم کا پراجیکٹ اس صوبے کی تاریخ میں نہیں ہو سکتا۔ جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے بھی کہا کہ چیف منسٹر محمود خان صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے صحت کارڈ پلس Introduce کر کے وہ کر دکھایا جو امریکہ میں بھی نہیں ہوا، ان شاء اللہ ہم اس سال صحت کارڈ پلس کو اور بھی بہتر بنائینگے۔ پہلے تو اس کی Coverage زیادہ ہو گی، تین لاکھ مزید خاندان رجسٹرڈ ہو گئے ہیں اور پورے سال جو ہے وہ رجسٹریشن کھلی رہے گی تاکہ جو لوگ نادرا کے آئی ڈی کارڈز نہیں بنے، وہ بنائیں، رجسٹرڈ (تالیاں) ہوں، کیونکہ اگر ہم نے، سٹیٹ نے ایک چیز سیٹیزن کو دینی ہے وہ صحت ہے۔ جناب سپیکر! صحت کارڈ پلس کیلئے Full allocation وہ اکیس ارب روپے ہے، اس میں اس سال جیسے کڈنی ٹرانسپلانٹ کیلئے دس لاکھ کی Limit ہے، وہ Limit کاؤنٹ نہیں کرتی، کڈنی ٹرانسپلانٹ اگر پندرہ لاکھ کا بھی ہوتا ہے تو وہ بھی مفت ہو گا۔ (تالیاں) چیف منسٹر صاحب اور کیبنٹ نے منظوری دی، ان شاء اللہ ایک دو مہینوں میں ہم آپریشنل کرینگے۔ پاکستان کے بہترین ہسپتالوں میں Liver transplant بھی جس کو ضرورت ہو، ہم مفت دینگے، چاہے اس کا پچاس لاکھ روپے کا خرچہ ہی کیوں نہ آئے۔ (تالیاں) جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی ہم صحت کارڈ میں Blood transfusion services کو بھی شامل کر رہے ہیں، ان کو بھی ہم نے بہت بہتر کرنا ہے، اس کی Coverage بھی ایک بلین میں ہے۔ جناب سپیکر! اکثر پوچھا جاتا ہے، ہم نے چونکہ اس کو اتنا Dynamic رکھا، فخر ہے کہ اس میں ہم نے پرائیویٹ ہاسپیٹلز Include نہیں کئے لیکن Covid کی Treatment بھی تیسری لہر عروج پر تھی، وہ بھی شامل کی۔ ایک گلہ قبائلی اضلاع کے لوگوں کا آتا تھا کہ ان کیلئے یہ Covid کی Coverage نہیں تھی، اس لئے ہم نے قبائلی اضلاع کو Universal Health Insurance دینے میں پہل کی تھی لیکن ان کا پروگرام فیڈرل پروگرام سے فنڈنگ ہوتا ہے، ان کے کنٹریکٹ میں فرق ہے، ہم نے ایک ارب روپے رکھا ہے۔ اس مالی سال میں ہم قبائلی اضلاع کے پروگرام کو بھی Merge کرینگے۔ پورے خیبر پختونخوا میں قبائلی اضلاع میں اور Settled میں ایک ہی صحت کارڈ پلس پروگرام چلے گا۔ جناب سپیکر! جو ہیلتھ انشورنس (تالیاں)

میں ایک نیا انقلاب ان شاء اللہ اس سال کرینگے جس پر کام تیزی سے جاری ہے، یہ تئیس ارب روپے پر کام تیزی سے جاری ہے، یہ تئیس ارب روپے ہم نے لگائے ہیں لیکن ایک اور Opportunity بھی بنتی ہے، ہیلتھ سیکٹر کو اس کے Through جیسے پرائم منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ سرکاری ملازمین کے لئے Already تبدیل کر دیا۔ جناب سپیکر! ہم اس کا ایک Top up package بنائیں گے جس میں آئی پی ڈی کی Coverage بھی بڑھے گی اور جس میں ہم او پی ڈی اور دوائیاں جو ہیں وہ شامل کرینگے اور یہ ایک ایسا انقلابی پیکیج ہوگا کہ جب ہم اس میں سرکاری ملازمین کو ڈالیں تو ہم ہیلتھ (تالیاں) انشورنس انڈسٹریز کو ایک بار پھر تبدیل کر دینگے، جیسے پہلے کیا، Package انڈسٹریز جو ہے وہ پرائیویٹ سیکٹرز کے ملازمین کو بھی دے سکیں گے۔ ایک ہمارا Based package ہوگا، اس کے اوپر جو Top up package ہوگا، اس سے لوگ او پی ڈی کی Coverage بھی سستی Contribution دے سکیں گے انشاء اللہ، جیسے پرائم منسٹر صاحب کہتے ہیں، چیف منسٹر محمود خان صاحب کی قیادت میں یہ ایک پروگرام ہی خیبر پختونخوا میں صحت کے نظام کو تبدیل کرے گا۔ (تالیاں) جناب سپیکر! جیسے ہم نے سارے ڈی ایچ کیوز کو Revamp کرنے کے لئے پروگرام بنایا ہے، 1.7 ارب روپے کی لاگت سے خیبر پختونخوا کے تمام ڈی ایچ کیوز کی Revamping انشاء اللہ کی جائیگی اور کم سے کم دو سو بی ایچ یوز میں Skills birth attendance دے کر وہاں پر ان کو 24/7 (24 hours a day, 7 days a week) کیا جائے گا اور ہر بی ایچ یو میں بنیادی ڈھانچے کی بہتری کے لئے آٹھ لاکھ تک فنڈ دیا جائے گا، ضروری ادویات کے لئے، (تالیاں) ساڑھے چار لاکھ تک فنڈ دیا جائے گا، Service delivery equipment کی Standardization کے لئے تیرہ لاکھ تک فنڈ دیا جائے گا جس پر Detailed سے کام جاری ہے۔ اس طرح ایک ارب روپے کی لاگت سے ہمارے تمام جو Existing RHCs ہیں، ان کی Revamping کی جائیگی، پچاس آر ایچ سیز کو بھی اس طرح 24/7 وہ بنایا جائے گا، یہاں بھی بنیادی ڈھانچے کی اپ گریڈیشن کے لئے بارہ لاکھ روپے ضروری ادویات کی فراہمی اور دوسری ضروریات کے لئے پندرہ لاکھ روپے تک سروس ڈیلیوری کی Equipment کو بہتر کرنے کے لئے چھبیس لاکھ روپیہ تک ہر آر ایچ سی کو ان شاء اللہ دیا جائے گا۔ (تالیاں) ان دو سالوں میں ہزاروں سے زیادہ Facilities ہیں، انشاء اللہ وہ پچھلے پانچ سال میں اٹھایا تھا اور پورے پاکستان میں ایک

نیاStandard set کرینگے۔جناب سپیکر! ہمیں فخر ہے کہ اس صوبے نے ایم ٹی آئی ریفارمز کا آغاز کیا، شہرام خان اس وقت وزیر تھے، شور بھی ہوا، ریفارمز میں ہمیشہ شور ہوتا ہے لیکن اس کا فائدہ بھی ہوتا ہے، فائدہ ہمیں اس سال ہوا، جب Covid کی تیسری لہر میں ایک وقت میں تقریباً دو ہزار Critical مریض ہمارے بڑے ہسپتالوں میں تھے، صرف لیڈی ریڈنگ ہاسپٹل اکیلے ایک وقت میں 480 covid کے مریضوں کو Cater کرتا تھا جو کہ پورے پاکستان میں سب سے زیادہ تھا۔ جناب سپیکر! اس وقت لاہور کے میو ہسپتال میں 280 کیسز تھے جب کہ لاہور میں Covid کی شرح پشاور سے بہت زیادہ تھی، (تالیاں) تو Tertiary health care میں جس میں ہمارے ایم ٹی آئیز آتے ہیں، ان کے Allied institutes آتے ہیں، جیسے Institute of kidney disease اور برن سنٹر اس کے ساتھ ہمارے Existing Medical Colleges آتے ہیں جو ایم ٹی آئی کے ساتھ ہیں، ان کے لئے ریکارڈ بیالیس ارب روپے کا بجٹ جو کہ اعلیٰ ہیلتھ کا جو ڈھانچہ ہے وہ بہتر بھی ہو اور انشاء اللہ ہمارے جو Public tertiary hospitals ہیں وہ سرکاری ہسپتالوں میں پاکستان میں اور بھی آگے جائیں گے۔ جناب سپیکر! اگر ہم نے صحت کے نظام کو بہتر کرنا ہے، گورنمنٹ کے نظام کو بہتر کرنا ہے، ہم نے صرف ایک ماڈل کو نہیں استعمال کرنا، پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے لوگ جو PPP (Public Private Partnership) کہتے ہیں لیکن میں پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کہنا زیادہ بہتر سمجھتا ہوں، (تالیاں) PPP کے تحت صحت کے شعبے میں سہولیات کی فراہمی میں بہتری لائی جائیگی، اس میں انشاء اللہ ہم وہاں پر جہاں پر ہمارے بی ایچ یوز نہیں چل رہے ہیں، جہاں پر ہمارے سیکنڈری ہاسپٹلز نہیں چل رہے ہیں، جہاں پر ہماری کلینیکل یا نان کلینیکل سروسز نہیں چل رہیں، ہماری Waste Management کو اور ہماری Blood transfusion service کو ہم سرکاری خرچے سے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ سے بھی چلائیں گے تاکہ ہم سرکاری نظام کو اور پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کو مل کے استعمال کریں، صوبے کے دور دراز علاقوں میں بھی بہتر سروس ڈیلیوری ہیلتھ میں لا سکیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر! چونکہ ہم نے ہر خاندان کی جیب میں سالانہ دس لاکھ روپے کا چیک دے دیا ہے، ہم نے لوگوں کی ہیلتھ پر Spending power زیادہ کر دی ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ وہی وقت ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر آکر ہمارے ساتھ پارٹنرشپ کرے، چیف منسٹر صاحب کا وژن ہے، انشاء اللہ اس سال ہم

چار بڑے ہاسپٹلز Public Private Partnership Mode میں Private investment لاکر ان پر کام شروع کرینگے جس میں غریبوں کا علاج وہ مفت ہوگا، پشاور میں اور خیبر پختونخوا میں پاکستان کے بہترین اور جدید ہاسپٹل نیشنل اور International investment لے کر آئیں گے، زمین دینگے، Investors آئیں گے اور ہاسپٹلز بنائیں گے، ہم اپنے چار Regions کو Cover کرنا چاہتے ہیں، پشاور میں رینگ روڈ ہاسپٹل، ایک ہاسپٹل مالاکنڈ میں، مالاکنڈ ریجن کے لئے (تالیاں) ایک ہاسپٹل مانسہرہ میں ہزارہ ریجن کے لئے اور ایک ہاسپٹل جو ہے جنوبی اضلاع کے لئے، چار پبلک پرائیویٹ ہاسپٹلز بنیں گے، انشاءاللہ ہمارا صحت کارڈ پلس پروگرام ان کو سپورٹ کرے گا۔ (تالیاں) چونکہ ضم شدہ اضلاع کے ہیلتھ سسٹم پر بہت کام کرنا ہے، پچھلی کیبنٹ میں منظور ہوا کہ یہی پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ ماڈل سے ہم دس ہسپتال جو ہیں، زیادہ تر جن میں ضم شدہ اضلاع میں ہیں، وہ ان شاءاللہ اگلے چھ مہینوں کے اندر Public Private Partnership Mode میں چلائیں گے جس میں ڈی ایچ کیو وانا، ڈی ایچ کیو کوہستان، کٹیگری سی ہاسپٹل ممند، باجوڑ، ڈی ایچ کیو میر علی، کیٹگری ڈی رزمک، کیٹگری ڈی علی زئی، کیٹگری ڈی بازار ذکا خیل، کٹیگری ڈی ناواگئی، کٹیگری ڈی پشت اور آر ایچ سی شاہ گرام، یہ پہلے سے ہم Public Private Partnership Mode میں دینگے۔ چونکہ چیف منسٹر صاحب کا خصوصی فوکس ہوتا ہے، (تالیاں) ہم نے ادویات کے بجٹ میں بھی ایک سو گیارہ (111) فیصد اضافہ کیا ہے، 2.7 ارب کی Spending سے اس کو 5.7 ارب روپے تک وہ بڑھایا ہے، ان شاءاللہ فرسٹ جولائی کو ادویات کا بجٹ بھی ہم Hundred percent ریلیز کرینگے تاکہ کسی کے پاس Excuse نہ ہو کہ دوائی کیوں نہیں ہے؟ (تالیاں) جناب سپیکر! شہروں میں موجود مختلف سروسز میں ابھی ہم Local اور Urban development میں آتے ہیں، Urban اور Rural development میں آتے ہیں، Three lac running feet کی نالیاں نکاسی کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے ان شاءاللہ بنائی جائیں گی، چار لاکھ 80 ہزار سکوائر فٹ کے Pavements، پچیس شہروں کی خوبصورتی اور تزئین اور آرائش کی جائیگی، دو ہزار نو سو ٹیوب ویلز کے قیام سے 8.4 ملین، یعنی چوراسی (84) لاکھ لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی دی جائے گی۔ جناب سپیکر! پشاور میں آمدورفت اور ٹریفک کے نظام کی بہتری کے لئے مکمل منصوبہ متعارف کیا جائے گا، 345 کنال پر مشتمل نئے جنرل بس سٹینڈ کا قیام،

فیڈرل بجٹ سے نادرن بائی پاس روڈ کی تکمیل ان شاءاللہ چیف منسٹر صاحب نے Priority projects بنائے ہیں، اس میں جو ہمارا رنگ روڈ کا Missing link ہے، ورسک روڈ سے ناصر باغ تک، اس پر ان شاءاللہ تیزی سے کام کیا جائے گا۔ (تالیاں) ایک سروس جس میں ہم نے بہت بہتری لانی ہے وہ صفائی ہے، جناب سپیکر! ڈبلیو ایس ایس پی پشاور کی خدمات ان شاءاللہ Twenty four Semi urban union councils میں بڑھائیں جائیں گے، ان کا بجٹ بڑھا کر تین ارب روپے کیا گیا۔ (تالیاں) اس طرح جو باقی ڈبلیو ایس ایس پیز ہیں جو باقی ہمارے ڈویژن ہیڈ کوارٹرز میں خدمات دیتی ہیں، ان کی خدمات میں بہتری لانے کے لئے 1.42 ارب کا ریکارڈ بجٹ ہے۔ اس کے علاوہ مزید ایک ارب روپے کا Top up Fund اور Annual Development Program میں 26.2 کروڑ مختص کئے گئے ہیں، (تالیاں) ہمیں Unique جو اس صوبے کا لوکل گورنمنٹ کا نظام تھا، اس میں خصوصیت ویلج کونسلز کی تھی، دو ارب روپے ویلج کونسلز کے لئے خاص رکھے ہیں، سویپرز کے لئے ہر گاؤں میں جو صفائی ہو، جناب سپیکر! چونکہ باقی صوبے میں ٹی ایم ایز وہ صفائی کو اٹھاتی ہیں، عوامی خدمات کی فراہمی میں بہتری لانے کے لئے ٹی ایم اے کا کل خرچہ ان کے Own source revenue کو ملا کر 9.9 ارب روپے سے بڑھا کر 15.8 ارب روپے کیا گیا ہے تاکہ ٹی ایم ایز بھی صوبے کے ہر کونے میں سروس دے سکیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر! اس طرح ضم شدہ اضلاع میں ٹی ایم ایز صفائی کے لئے وہاں نئی بنائی ہیں، 98 کروڑ روپے کا پراجیکٹ تھا جس میں تقریباً پانچ کروڑ روپے Already لگ چکے ہیں، 60 ملین ضم شدہ اضلاع کی پچیس ٹی ایم ایز میں گاڑیاں اور دیگر سامان کی فراہمی کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر! ایک ارب روپے بلدیاتی انتخابات کے لئے بھی مختص کئے گئے ہیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر! اس ملک میں ایسے صوبے بھی ہیں کہ ملک کے سب سے بڑے شہر میں ایک سرکاری ایمبولنس، ہمارا ریسکیو 1122 صوبے کے ہر ضلعے میں قائم ہے، ریسکیو 1122 سروس کی توسیع کے لئے 2.8 ارب روپے خرچ کئے جائیں گے جس سے یہ سروس ہر ضلع میں تو ہے ان شاءاللہ اگلے دو سال میں ہر تحصیل تک لے جانی ہے، (تالیاں) اس میں جیسے ہیلتھ کے ایمبولنس Merge کئے، فائر بریگیڈ سروس Merge کر کے اس کو ایک Single emergency service بنانا ہے، جناب سپیکر! ان کو فنڈنگ دی ہے کہ Rural بلکہ پراونشل ایمبولنس سروس حاملہ خواتین کے لئے شروع

کریں گے تاکہ جو Maternal rate ہمارا زیادہ ہے وہ کم ہو، توان شاءاللہ ریسکیو سروس جو ہماری ہے، Already پاکستان میں بہترین ہے، اس کو اور بھی آگے لے جائیں گے۔ (تالیاں) جناب سپیکر! انرجی کے علاوہ اگر اس صوبے کی اکانومی کو کوئی سیکٹر اٹھا سکتی ہے تو وہ ٹورازم ہے، ٹورازم اور سپورٹس کے ترقیاتی بجٹ کو دوارب سے بڑھاکر بارہ ارب کر دیا ہے، اس میں بہت سے ایسے پراجیکٹس ہیں جو یہاں پر ٹورازم یا سیاحت کو فروغ دینگے۔ چیئر لفٹ پاکستان کا پہلا موٹر سپورٹس سرینا، تین کرکٹ سٹیڈیم جن میں ارباب نیاز سٹیڈیم کی Revamping، حیات آباد کرکٹ سٹیڈیم اور دنیا کا سب سے اونچا انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کرکٹ سٹیڈیم جو کالام کرکٹ سٹیڈیم بنے گا، ملاکنڈ اور ہزارہ ڈویژن جو ہماری ٹورازم کے حب ہیں، ان میں خاطر خواہ رقم سیاحتی روڈز کی تعمیر کے لئے ہے، دلیپ کمار اور راج کپور کے آبائی گھروں کی بحالی، ثقافتی ورثوں کا تحفظ اور 3.8 ارب روپے کا Innovation fund کا قیام جس سے Innovative entrepreneur جو خود بزنس کرتے ہیں، ان کے فروغ کے لئے بھی بلا سود قرضے دیئے جائیں گے۔ (تالیاں) خواتین کے لئے ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں Indoor gymnasium کا قیام، ہنڈ واٹر پارک چار سو کنال پر قیام، Integrated Tourism Zones کا قیام اور بیس مزید مقامات پر Camping Spots کا قیام، ٹورازم پولیس کے علاوہ یہ ساری ان شاءاللہ Investment ہے۔ جناب سپیکر! اس سال سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اور آئی ٹی کے بجٹ میں سب سے زیادہ اضافہ کیا گیا ہے, ایک سو سینتیس (137) فیصد جس سے بجٹ کا کل حجم 1.1 ارب سے بڑھ کے 2.5 ارب روپے ہو گیا ہے، اس قدم سے ثابت ہوتا ہے کہ حکومت کی خاص توجہ اس شعبے پر ہے، اس کے ذریعے حکومت Knowledge based economy اور ڈیجیٹل خیبر پختونخوا کا قیام کرنا چاہتی ہے، تمام اضلاع میں مرحلہ وار One window Citizen Facilitation Centers کا قیام جس میں Digitalized عوامی سروسز میسر ہونگی، کاروبار میں آسانی کے لئے ڈیجیٹل پلیٹ فارم تشکیل دیا جائے گا جس کی مدد سے کاروبار کو سولہ حکومتی محکموں کی سروسز تک آسان رسائی ہو گی، صوبے میں آئی ٹی پارکس اسپیشل ٹیکنالوجی زون کا قیام، خصوصاً خواتین کے لئے ڈیجیٹل بزنسز کے لئے Inclusive Software Technology Park کا قیام کیا جائے گا، Digital skills program کی توسیع کی جائے گی جس سے نوجوانوں کو Digital Skills سکھائی جائیں گی تاکہ وہ خود گھر بیٹھے کمائی کر سکیں۔ ضم

شدہ اضلاع میں خصوصی Facilities تعمیر کی جائیں گی جہاں پر ان کو Skills کی تعلیم دی جائیگی جس کی ان علاقوں میں کمی ہے، حکومت کے تمام محکموں کو Paperless بنایا جائے گا، ان منصوبوں کا آغاز Already ہو چکا ہے، ان شاء اللہ اس کو تیز کیا جائے گا۔ جناب سپیکر! صوبے میں اگلے سال 48.2 ارب کی لاگت سے تین ہزار کلومیٹر سے زائد روڈز کی تعمیر ہو گی، (تالیاں) اس پر کام ہو گا، چیف منسٹر صاحب نے اور گورنمنٹ نے وہ کام صرف صوبائی بجٹ سے نہیں کیا، فیڈرل بجٹ سے بھی کیا ہے، کچھ اہم روڈز جو ہیں جو اس صوبے کی Economy کو تبدیل کرینگے، اس میں کڑاکڑ ٹنل بونیر سے سوات کے لئے (تالیاں) پشاور، ڈی آئی خان ایکسپریس وے جو سی ڈی ڈبلیو پی سے Approve ہوا ہے، ان شاء اللہ جنوبی اضلاع کی تقدیر کو بدلے گا۔ بنوں ٹو غلام خان روڈ، پشاور نادرن بائی پاس روڈ (تالیاں) خیبر پاس اکنامک کوریڈور، یعنی پشاور سے طورخم موٹروے، بنوں سرکلر بائی پاس روڈ چیف منسٹر صاحب کی خصوصی گزارش پر میں یہ Clip کر دیتا ہوں، پہلے دیر چکدرہ ایکسپریس وے اور پھر سوات موٹروے فیز ٹو، (تالیاں) چکدرہ سے فتح پور تک۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>وزیر خزانہ:</u> ٹھیک شوہ جی۔ ٹل میر علی روڈ، ہری پور بائی پاس روڈ، مردان اور صوابی کی Dualization، دھمتوڑ بائی پاس روڈ اور ٹانک سے انگور اڈہ، یہ کچھ اہم سڑکیں ہیں جو اس صوبے کی تقدیر بدلیں گی۔ (تالیاں) زراعت کے شعبے میں 13.2 ارب روپے کے ترقیاتی اخراجات کئے جائیں گے، پرائم منسٹر ایگریکلچرل ٹرانسفرمیشن پلان میں 880 ملین، پرائم منسٹر ایگریکلچرل ایمرجنسی پروگرام کے تحت بارہ مختلف منصوبے، غربت کے خاتمے کے لئے پولٹری فارمز کا منصوبہ، Olive یعنی زیتون کی پیداوار میں فروخت کا منصوبہ، ملاکنڈ اور ہزارہ ڈویژن میں ٹراؤٹ ویلجز کا قیام، Integrated livestock development plan، گندم کی پیداوار میں اضافہ لانے کا منصوبہ، ڈیری فارمز اور بیج کی صنعت کا قیام کچھ جھلکیاں ہیں۔ جناب سپیکر! پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پر میں آگے بھی بات کرونگا، ان شاء اللہ جو فلیگ شپ پراجیکٹ چیف منسٹر صاحب نے وعدہ کیا ہے، انہوں نے اٹھانا ہے، پشاور سے طورخم جو تاریخی ریلوے ہے اس کی بحالی، جناب سپیکر! پچاس فیصد آبادی ہماری خواتین کی ہے، خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے ویسے تو میں ہمیشہ کہتا ہوں، میں On the record کہہ دیتا ہوں کہ آدھا بجٹ

خواتین کا ہے، ہمارے ایجوکیشن اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹس میں خواتین کو جو مواقع ملتے ہیں، ٹیچرز، ڈاکٹرز، نرسز، میڈیکل سٹوڈنٹس، وہ ساری انویسٹمنٹ جو ہے وہ گورنمنٹ کر رہی ہے لیکن جو مخصوص منصوبے ہیں، خواتین کی بہبود اور فلاح کے لئے، ایک ارب سے زیادہ خرچوں کے کچھ جھلکیاں یہ ہیں: سو (100) ملین Women empowerment کے لئے مختص کئے گئے ہیں جس میں ہم وویمن کمیشن کو بھی مضبوط بنائیں گے، Devolve کرینگے، اخوت کا ایسا ایس آئی ڈی پی کے تحت جو ایک ارب روپے بانٹنے کا منصوبہ ہے، اس میں پچیس فیصد کوٹہ خواتین کے لئے اور باقی 75 فیصد پر بھی ویسے آدھا خواتین کا حصہ ہے۔ ضم شدہ اضلاع میں جاری انصاف روزگار سکیم میں خواتین کا کوٹہ، لڑکیوں کے لئے کیڈٹ کالج کا مردان میں قیام، خواتین کی سرپرستی میں قائم چھوٹے درجے کے کاروبار کے لئے قرض حسنہ اکتیس ملین روپے، Women Empowerment کے لئے ضم شدہ اضلاع میں جو دس ارب روپے کا بینک آف خیبر کا آسان قرضوں کا فلیگ شپ پروگرام ہوگا، اس میں کم سے کم بیس فیصد کوٹہ خواتین کے لئے، (تالیاں) یہ ان کے علاوہ ہے جو ایجوکیشن، ہیلتھ اور جو سڑکیں ہم سب استعمال کرتے ہیں، On the record ۔ جناب سپیکر! Minority's کرک میں ہندوؤں سماجی قدیمی کیلاش قبرستان کا تحفظ، پچاس ملین، اس میں بیس ملین کی Allocation اقلیتوں کے کاروبار کے قیام کے لئے، اقلیتوں کی قبرستان اور شمشان گھاٹ کے لئے زمین کی فراہمی، اقلیتوں کو قومی ادارے میں شامل کرنے کے اقدامات، اقلیتوں کو فنی ترقی کے مواقع دینے کے لئے رقم مختص کی گئی ہے۔ جناب سپیکر! ہماری پچھلی گورنمنٹ نے ایک سینیئر سیٹیزن بل بھی پاس کیا تھا، سینیئر سیٹیزن پر مجھے بھی کہتے ہیں، آپ کو بھی کہتے اور ممبران کو بھی کہتے ہونگے، چیف منسٹر صاحب نے ہدایات دیں، ہم نے سو (100) ملین، یعنی دس کروڑ کی گرانٹ رکھی ہے جس کی مدد سے ہم سینیئر سیٹیزن ایکٹ کی Implementation پر بھی ان شاء اللہ کام کرینگے، اس کو بھی یقینی بنائیں گے۔ جناب سپیکر! پہلی بار اس صوبے میں ہماری اے ڈی پی بک میں آپ دیکھیں گے، پبلک پرائیویٹ پارٹنرز شپ کی ایک سیکشن ہے جس میں طور خم ریلوے کا میں نے Already ذکر کیا ہے لیکن پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ سے بڑے پیمانے کے منصوبے مکمل کئے جائیں گے، مثلاً سوات موٹروے فیز ٹو، پشاور سے ڈیرہ اسماعیل خان موٹروے، چھوٹی انڈسٹریل اسٹیٹ کا قیام، سپیشل ٹیکنالوجی زون کا قیام، یہ سارے بھی شامل ہیں۔ جناب سپیکر! جو Land acquisition ہے،

ایبٹ آباد روڈ اور Winding of Mansehra ، ایبٹ روڈ وہ بھی اے ڈی پی میں شامل ہے، اس پر بھی کام کرینگے۔ جناب سپیکر! خیبر پختونخوا کی حکومت کا یہ پختہ عزم ہے کہ صوبے کے (تالیاں) ہر کونے میں ترقی کی جائے تاکہ کوئی علاقہ چاہے وہ ہزارہ میں ہو، چاہے وہ جنوبی اضلاع میں ہو، چاہے وہ پشاور ویلی میں ہو، چاہے وہ ملاکنڈ یعنی جو ہمارے شمالی اضلاع ہیں، اس میں ہو، کوئی علاقہ بھی پیچھے نہ رہے، اس کے لئے چیف منسٹر صاحب نے ہر ڈویژن اور ضلع میں ترقیاتی منصوبوں کی شروعات کی ہیں، میں یہاں پر تین علاقوں کا جو آپ کی سپیچ کی جو Booklet ہے اس میں ذکر ہے، ہمارا ہزارہ ڈویژن ہے، اس میں کچھ پراجیکٹس ہیں جن میں فنڈنگ ہے، ہماری Flagship of Fachhochschule University ہے، Specially حطار اکنامک زون ہے، پاکستان ڈیجیٹل سٹی ہے، ہری پور میں، نتھیا گلی اور ٹھنڈیانی میں Tourists resorts ہیں، Camping pods ہیں، پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ میں ریسٹ ہاؤسز ہیں، Up-gradation ایوبیہ چیئر لیفٹ کی، حویلیاں، دھمتوڑ بائی پاس پر کام ہے، سوکھی کناری کی جو Flagship investment ہے جو ہم Lower speed golf، پانچ سو میگاواٹ کا کورین کے ساتھ پاور پراجیکٹ کر رہے ہیں۔ (تالیاں) ہمارے بالاکوٹ کا تین سو میگا واٹ پاور پراجیکٹ ہے، بٹاگڈنی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کے جو ٹورسٹ روڈز ہیں، ہزارہ ڈویژن میں یہ صرف ہزارہ ڈویژن کا Portfolio ہے۔ اس طرح ضم شدہ اضلاع کے لئے سارے ان کے جو بڑے ہسپتال ہیں، ان کی Revamping اور باڑہ میں انڈسٹریل زون، خیبر پاس اکنامک کوریڈور، باڑہ ڈیم، مہمند ڈیم، مہمند ماربل سٹی، بارڈر ٹرمینل طورخم پر اور District uplift اور Beautification scheme، مزید کراسنگ پوائنٹس، باجوڑ میں سپورٹس کمپلیکس Integrated tourism zone، پڑانگ ٹنل، کرم تنگی ڈیم، ایجوکیشن سٹی محسود ایریا میں، (تالیاں) ہیلتھ فاونڈیشن کے ذریعے پبلک پرائیویٹ ہاسپیٹلز، بینک آف خیبر کی Expansion تاکہ پرائیویٹ سیکٹر بھی ضم شدہ اضلاع میں آئے اور سیٹلائٹ ٹاؤن باجوڑ، مہمند، خیبر اور نارتھ وزیرستان میں ان شاء اللہ 54 ارب روپے کی اے ڈی پی اور اے آئی پی 35 ارب روپے ہمیں باقی صوبے بھی دیں، ان شاء اللہ اس کے بغیر بھی ریکارڈ ترقی کرینگے، ان شاء اللہ ہم این ایف سی میں وہ شیئر بھی لیں گے تاکہ قبائلی اضلاع کو بھی ہم باقی صوبوں کی طرح اٹھائیں (تالیاں) اور جنوبی اضلاع میں Already ذکر کیا گیا کہ پشاور ڈی آئی خان موٹروے کا ایریا ڈیویلپمنٹ

پراجیکٹ سارے جنوبی اضلاع کے لئے، بنوں سر کولر روڈ، دربند اکنامک زون ڈیرہ اسماعیل خان، سرائے نورنگ میں جو چار PPP hospitals کاذکر کیا تھا، ہاسپیٹل شیخ بدین کے لئے Approach road تاکہ وہ جنوبی اضلاع کے لئے ٹورسٹ سائیٹ بنے، Rising of Baraan Dam، (تالیاں) بنوں میڈیکل کالج کی Completion جو اس صوبے کی Food Security کے لئے اہم ترین منصوبہ ہے جس کو چیف منسٹر صاحب خود Monitor کر رہے ہیں، پی ایس ڈی پی میں Inclusion بھی ہو گئی، اس کا پی سی ون بھی Revise کرینگے۔ (تالیاں) چشمہ رائٹ بینک لفٹ کینال سے اس صوبے کو خود مختار بنائیں گے، لکی مروت یونیورسٹی، کوہاٹ میڈیکل سائنسز، بنوں میں اکنامک زون، کوہاٹ سپورٹس کمپلیکس، کرک میں سالٹ اور جپسم سٹی کی کچھ Examples ہیں تاکہ آپ کو پتہ چلے، (تالیاں) پی ٹی آئی کے چیف منسٹر محمود خان صاحب کی حکومت کسی بھی ایریا کو Ignore نہیں کرے گی۔ جناب سپیکر! Speech windup کرنے سے پہلے ریکارڈ پر دو اہم مسئلوں پر بات کرنا ضروری ہے، ایک جو نیشنل فنانس کمیشن ابھی جس کا قیام کیا گیا ہے، نیا این ایف سی ایوارڈ دے گا، اس میں ہمارا ایک جو گورنمنٹ کا ڈیمانڈ ہے وہ یہ ہے کہ Interim award جس میں قبائلی اضلاع کا جو شیئر ہے، جو صوبے کی آبادی میں آئے ہیں، وہ Update کیا جائے، 2017ء کے Census سے جو Notify ہے وہ Update کیا جائے، نئے این ایف سی فارمولہ جو مستحکم بھی ہے، اس میں نئی Population کی بنیاد پر ہو تاکہ ہم ضم شدہ اضلاع اور تمام خیبر پختونخوا کی ترقی کو یقینی بنا سکیں، ایک بار پھر اس میں (تالیاں) ہم نے اس لئے جان بوجھ کر تینوں صوبوں کی Reflection in NFC share کی ہے، یہ ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ نے جو اپنے شیئر میں جو ایک ہزار ارب روپے کا ہے، انہوں نے تیس ارب دیئے، ہم نے خیبر پختونخوا کی اپنی فنڈنگ سے چھ ارب روپے اپنا حصہ ڈالا ہے، ان شاء اللہ اس سے زیادہ دینگے، ہماری ریکویسٹ ہے کہ باقی تینوں صوبے بھی وہ دیں گے (تالیاں) کیونکہ قبائلی اضلاع سارے پاکستان کی Responsibility ہے۔ اس طرح نیٹ ہائیڈل پرافٹ پر ہمارا Principled stance جس میں ان شاء اللہ این ایف سی پر ہم اے جی این قاضی فارمولے پر جو این ایف سی ایوارڈ میں اس کو Resolve کرنے اور اس کی ساتھ عبوری مدت کے لئے جو 2016ء کے MoU پر من و عن عمل بشمول Five percent induction کی واپڈا کو ادائیگی کے نظام سے الگ کر کے این ایچ پی کی

رقوم کے باقاعدہ ماہانہ ادائیگی کا مکمل بندوبست جس پر کام بھی ہوا ہے، کامیابی بھی ہوئی ہے، ہمیں ہر مہینے تین ارب روپے تاریخ میں پہلی بار این ایچ پی کا ایک نظام بن گیا ہے، ہمارا یہ Right بھی ہے، خیبر پختونخوا Secure کرینگے۔ جناب سپیکر! جو موجودہ واجبات ہیں جن کا ذکر بجٹ میں (تالیاں) ہے، اس کا شوکت ترین صاحب نے وعدہ کیا ہے، پرائم منسٹر عمران خان صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ ان شاءاللہ وہ بھی ہمیں اگلے بجٹ میں دینگے، ان شاءاللہ اس پر بھی تاریخی پراگریس پی ٹی آئی کی گورنمنٹ دکھائے گی۔ آخر میں سب سے پہلے اپوزیشن کا شکریہ ادا کرونگا کہ انہوں نے یہ تقریر آرام سے سنی، اس صوبے کی پارلیمنٹری روایت برقرار رکھی، (تالیاں) ان شاءاللہ مل کر ہم اس ہاؤس کو پاکستان کے لئے ایک مثالی ہاؤس بنائیں گے۔ جناب سپیکر! ایک چھوٹی سی روایت میرے خیال میں ہونی چاہیئے، سب سے پہلے چیف منسٹر صاحب کا شکریہ کہ انہوں نے خود بجٹ میں جتنی دلچسپی لی، (تالیاں) یہ Ensure کیا کہ صوبے کے ہر حصے کو اس کا حق ملے، کیبنٹ ممبرز کا، ٹریژری بنچز کے ممبرز کا، جنہوں نے پورے سال سپورٹ کیا، اپنے اپنے محکموں کو دیکھا، اپنے اپنے ضلعوں کو دیکھا، اپنے حلقوں کو دیکھا، کچھ نام جن کو میں نے Personally experience کیا ہے، پچھلے ہفتے میں ایک ایک، دو دو بجے تک بلکہ کل رات بھی دو بجے تک کام کر رہے تھے، فنانس میں ہمارے سیکرٹری عاطف رحمان، سپیشل سیکرٹری ایاز خان اور شاہ محمود، ہمارے ایڈیشنل سیکرٹری سفیر احمد جو ایڈیشنل سیکرٹری بجٹ ہے، ان کی ٹیم میں خاص طور پر ڈاکٹر نعمان مجاہد اور سعید احمد خان جو ہماری ساری FMRU کی ٹیم ہے جو کہ بہترین Data analysis کرتی ہے، خاص طور پر فہد اور شہاب جنہوں نے کافی راتیں ساتھ گزاریں، نمبرز کو فائنل کرتے ہوئے اور Planning and Development میں جو ACS شہاب علی شاہ، پچھلے ACS شکیل قادر صاحب، سیکرٹری پی اینڈ ڈی عامر ترین اور سارے چیف منسٹر آفس کا بھی شکریہ ادا کروں گا کہ یہ ایک تاریخی اور بہترین بجٹ اس صوبے کے لئے بنایا۔ آخر میں یہ کچھ کہنا چاہوں گا کہ بیشک صوبے کی تاریخ کا یہ ایک عہد ساز ایک Progressive budget ہے، معاشی اعتبار سے تین مشکل سالوں کے پس منظر میں ایک سال کی عالمی وباء کے خلاف جدوجہد کے بعد آیا ہے، اس صوبے کی تقدیر کو واقعی بدلے گا۔ ہم نے پچھلے تین سالوں میں کچھ سیکھا ہے، وہ یہ کہ بہادری اور عزم سے ہم مشکل مالی حالات کا بھی مقابلہ کر سکتے ہیں، ہمیں قومی اور صوبائی سطح پر مشکل فیصلے لینے پڑے، بیشک اس سے لوگوں کو کچھ تکلیف

بھی پہنچی مگر آج پرائم منسٹر عمران خان صاحب کی قیادت میں ہمارا ملک سال کے اختتام پر چار فیصد GDP growth دکھارہاہے،ایک ایسے وقت میں جب کہ بین الاقوامی سطح پر معیشت مشکل سے گزر رہی ہے،انڈیامیں ان کی اکانومی دس فیصدShrink ہوئی ہے۔جناب سپیکر! پچھلے ادوار میں جب GDP growth ہوئی،اس کے برعکس اس سال اور ان شاءاللہ اگلے دو سال بعد جو پاکستان کی GDP growth ہو گی وہSustainable ہو گی، مستحکم بنیادوں پر ہو گی،ان شاءاللہ اس نئے پاکستان کو آگے لے کر جائے گی جو Already بن چکا ہے۔جناب سپیکر! پچھلے سال ہم نے یہ بھی سیکھا کہ اگر ہم نوے دنوں میں چار کروڑ لوگوں کو صحت کارڈ پلس سے مستفید کر سکتے ہیں تو ہم بحیثیت قوم،گورنمنٹ اور یہ اسمبلی بڑی سوچ رکھیں تو بہت کچھ ممکن ہو سکتاہے،یہ سال ہمیں سکھاتاہے کہ ہم بڑے فیصلے لے بھی سکتے ہیں،ان پر عمل بھی کر سکتے ہیں،بس صرفRed tapism کوEliminate کرناہے،ان شاءاللہ وہ یہ حکومت کرے گی،ان شاءاللہ اگلے دوسال معاشی ترقی اور خوشحالی کے سال ہوں گے۔ چیف منسٹر محمود خان صاحب کی سربراہی میں یہ صوبہ نہ صرف ترقی کے نئے منازل طے کرے گا بلکہ پورے پاکستان کو آگے جانے کاراستہ بھی دکھائے گا۔پاکستان زندہ باد۔

Mr. Speaker: The annual budget for the year 2021-22 stands presented.

فنانس بل برائے مالی سال 2021 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Now honorable Minister for Finance Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2021 in the House.

Minister for Finance: Mr. Speaker! I wish to introduce the Khybar Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2021-22 in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2020-21 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance Khyber Pakhtunkhwa, to please present the Supplementary Budget for Financial Year 2020-21 before the House.

Minister for Finance: Mr. Speaker I wish to lay on the Table the recommendations on the Supplement, on the demands for

supplementary grants 2020-21 under Article 124 read with Article 122 of the Constitution before the House.

جناب سپیکر: جی، پلیز سٹارٹ کریں۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! آئین پاکستان کے آرٹیکل 124 میں درج طریقہ کار کے مطابق صوبائی حکومت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر بجٹ کی کسی مد میں مختص رقم ناکافی ہو یا اس سے زیادہ رقم خرچ کی گئی ہو یا کہیں نئی مد میں رقم کی ضرورت ہو تو اس کے لئے درکار رقم فوری طور پر مہیا کی جائے گی، تاہم بعد میں باضابطہ طور پر اس کی منظوری صوبائی اسمبلی سے لینا ضروری ہے۔

جناب سپیکر! مندرجہ بالا آرٹیکل کی روشنی میں اب میں مالی سال 21-2020ء کے لئے ایک کھرب 9 ارب 11 کروڑ 83 لاکھ 3 ہزار 141 روپے کا ضمنی بجٹ پیش کرتا ہوں۔ اخراجات جاریہ مالی سال 21-2020ء کا بجٹ پیش کرتے وقت ریونیو اخراجات جاریہ کے میزانیہ کا تخمینہ 605 ارب 14 کروڑ 30 لاکھ روپے لگایا گیا تھا جس میں 88 ارب روپے نئے ضم شدہ اضلاع کے لئے تھے، نظر ثانی شدہ تخمینہ میں یہ رقم 677 ارب 43 کروڑ 10 لاکھ 6 ہزار روپے ہو گئی ہے۔ اس طرح مجموعی نظر ثانی شدہ تخمینہ اور میزانیہ جاریہ سے 72 ارب 28 کروڑ 80 لاکھ 6 ہزار روپے زیادہ ہے، بعض Grants کے مختلف Objects میں مختص شدہ تخمینہ سے زائد خرچ کرنا پڑا یا Grants کے اندر نئے Objects کے لئے رقوم مختص کی گئیں جس کی وجہ سے اخراجات جاریہ کے ضمنی بجٹ کا حجم 78 ارب 84 کروڑ 31 لاکھ 41 ہزار 5 سو 80 روپے کا ہے جس کی منظوری ایوان سے لینا ضروری ہے۔ اخراجات کی تفصیل کچھ یوں ہے: محکمہ خوراک 09 ارب 84 لاکھ پانچ ہزار روپے، پولیس چھ ارب نو کروڑ 62 لاکھ آٹھ ہزار روپے، ڈسٹرکٹ نان سیلری پانچ ارب تین کروڑ 33 لاکھ 74 ہزار روپے، شاہرات اور عمارات کی مرمت تین ارب دو کروڑ 31 لاکھ 96 ہزار روپے، محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم ایک ارب 31 کروڑ 29 لاکھ 95 ہزار روپے، ایڈمنسٹریشن آف جسٹس ایک ارب 20 کروڑ 53 لاکھ 19 ہزار روپے، محکمہ زراعت ایک ارب پندرہ کروڑ چھ لاکھ روپے، محکمہ اعلیٰ تعلیم 95 کروڑ 92 ہزار روپے، محکمہ افزائش حیوانات 70 کروڑ 64 لاکھ 97 ہزار روپے، محکمہ پبلک ہیلتھ وانجنیئر نگ 69 کروڑ 64 لاکھ 39 ہزار روپے، محکمہ جیل خانہ جات 64 کروڑ 70 لاکھ 13 ہزار روپے، محکمہ آبپاشی 56 کروڑ 80 لاکھ 36 ہزار روپے، محکمہ جنگلی حیات 30 کروڑ 21 ہزار روپے، محکمہ مواصلات و تعمیرات 29 کروڑ 23 لاکھ 13 ہزار روپے، محکمہ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اور آئی ٹی

27 کروڑ 98 لاکھ آٹھ ہزار روپے، محکمہ سماجی بہبود اور خصوصی تعلیم 25 کروڑ 12 لاکھ 69 ہزار روپے، محکمہ بہبود آبادی 21 کروڑ 81 لاکھ 81 ہزار روپے، پنشن 16 کروڑ 44 لاکھ 21 ہزار روپے، متفرق 86 کروڑ 70 لاکھ 73 ہزار 580 روپے۔ مصارف اصل اکاؤنٹ 1: قرضہ جات وپیشگی ایک ارب 7 کروڑ 19 لاکھ 8 ہزار روپے، وفاقی قرضہ جات 45 ارب روپے، کل میزان 78 ارب 84 کروڑ 31 لاکھ 41 ہزار 580 روپے۔ جناب سپیکر! محکمہ خوراک میں گندم کی درآمد کے باعث قیمت میں اضافے کے پیش نظر سبسڈی کی مد میں مجموعی طور پر نو ارب 84 لاکھ پانچ ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی، محکمہ پولیس میں نئے قائم شدہ اضلاع میں نئی آسامیوں کی تخلیق اور مختلف اشیاء ضروریہ کی خریداری کی مد میں مجموعی طور پر چھ ارب نو کروڑ 62 لاکھ آٹھ ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی، ڈسٹرکٹ نان سیلری کی مد میں مجموعی طور پر پانچ ارب تین کروڑ 33 لاکھ 74 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔ محکمہ شاہرات و عمارات میں مجموعی طور پر تین ارب دو کروڑ 31 لاکھ 96 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی، محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم میں پشاور ہائی کورٹ کی ہدایات کی روشنی میں گرلز کمیونٹی سکول برائے ابتدائی وثانوی تعلیم فاؤنڈیشن ESEF کی تنخواہوں کے بقایاجات کی مد میں مجموعی طور پر ایک ارب 31 کروڑ 29 لاکھ 95 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی، محکمہ ایڈمنسٹریشن آف جسٹس کو گزشتہ مالی سال کے دوران 169 آسامیوں کی تخلیق، ملازمین کی تنخواہوں میں سالانہ انکریمنٹ پشاور ہائی کورٹ کے لئے IT Equipment کی خریداری، پشاور ہائی کورٹ کے لئے پی او ایل اور گاڑیوں کی مرمت، ضلعی عدلیہ کے لئے نئی گاڑیوں کی خریداری، پشاور ہائی کورٹ اور ضلعی عدلیہ کی عمارات کی مرمت، مختلف Bars کو Grant in Aid، فوت شدہ ملازمین کے ورثاء کی مالی معاونت اور Leave encashment کی مد میں فنڈز کی فراہمی کے غرض سے مجموعی طور پر ایک ارب 20 کروڑ 53 لاکھ 19 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔ محکمہ زراعت میں نئی آسامیوں کی تخلیق اور کھاد پر سبسڈی کی مد میں مجموعی طور پر ایک ارب 15 کروڑ 6 لاکھ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی ہے، محکمہ اعلیٰ تعلیم میں تنخواہوں، الاؤنسز، فوت شدہ ملازمین کے ورثاء کی مالی معاونت میڈیکل چارجز، Leave encashment اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں مجموعی طور پر 95 کروڑ 92 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔ محکمہ افزائش وحیوانات میں نئی آسامیوں کی تخلیق اور حیوانات کے لئے ویکسین کی خریداری کی مد میں مجموعی طور پر 70 کروڑ 64 لاکھ 97 ہزار روپے

کی اضافی رقم جاری کی گئی، محکمہ پبلک ہیلتھ وانجینئرنگ کو بجلی وغیرہ کے اخراجات کی مد میں مجموعی طور پر 69 کروڑ 64 لاکھ 39 ہزار روپے اضافی جاری کئے گئے۔ محکمہ جیلخانہ جات اور تصفیہ مجرمان میں، تنخواہوں میں اضافے، نئی آسامیوں کی تخلیق، سب جیل، بشام میں نئے دفاتر کے قیام، ڈسٹرکٹ جیل ہنگو، ٹریننگ اکیڈمی برائے عملہ جیلخانہ جات، چار علاقائی دفاتر کے قیام اور سی سی ٹی وی کیمروں کی خریداری کی مد میں مجموعی طور پر 64 کروڑ 70 لاکھ 13 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔ محکمہ آبپاشی میں مجموعی طور پر 56 کروڑ 80 لاکھ 36 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی، محکمہ جنگلی حیات کو ملازمین کی تنخواہوں میں سالانہ انکریمنٹ، کانجو چڑیا گھر کے لئے حصول اراضی، فوت شدہ ملازمین کی مالی معاونت، پی او ایل، Leave salary اور ٹی اے کی مد میں فنڈز کی فراہمی کی غرض سے مجموعی طور پر 30 کروڑ 21 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات میں مجموعی طور پر 29 کروڑ 23 لاکھ 13 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری جاری کی گئی، محکمہ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کو ملازمین کی تنخواہوں میں سالانہ انکریمنٹ اور خیبر پختونخوا آئی ٹی بورڈ کے لئے صوبائی کابینہ کے منظور کردہ فنڈز کی فراہمی کے غرض سے مجموعی 27 کروڑ 98 لاکھ 8 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔ محکمہ سماجی بہبود اور زکواۃ و عشر میں Leave encashment، ٹی اے اور مانع حمل غلافوں Contraceptive condoms کی خریداری کی مد میں مجموعی طور پر 22 کروڑ 30 ہزار 40 روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔ پنشن میں کیموٹیشن اور ماہانہ پنشن کی ادائیگی میں مجموعی طور پر 16 کروڑ 44 لاکھ 21 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی، متفرق اخراجات کی مد میں 86 کروڑ 70 لاکھ 73 ہزار 580 روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

جناب سپیکر! میں نے جو تفصیلات پیش کیں، ان کی روشنی میں میزانیہ میں مختص شدہ رقوم سے زیادہ اخراجات کرنا پڑے جس کی وجہ سے ہمیں یہ ضمنی بجٹ پیش کرنا پڑا۔

ترقیاتی اخراجات: اب میں ضمنی ترقیاتی بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ مالی سال 21-2020ء کا کل صوبائی سالانہ ترقیاتی بجٹ بشمول نئے ضم شدہ اضلاع 177 ارب روپے تھا جو نظرثانی شدہ تخمینہ جات میں 166 ارب 03 کروڑ 15 لاکھ 73 ہزار روپے ہوگیا ہے۔ اس طرح ترقیاتی بجٹ میں دس ارب 96 کروڑ 84 لاکھ 27 ہزار روپے کی کمی ہوئی، تاہم صوبائی سکیموں کو مکمل یا ان پر کام تیز کرنے کے لئے 30 ارب 27

کروڑ 51 لاکھ 61 ہزار روپے کا ضمنی بجٹ پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں 17 ارب 57 کروڑ 53 لاکھ 69 ہزار روپے کی وہ رقم بھی شامل ہے جو کہ پی ایس ڈی پی سکیموں کے لئے جاری کی گئی جس کے لئے سال 2020-21ء کے بجٹ میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی تھی۔

وفاقی حکومت سے پی ایس ڈی پی سکیموں کے لئے موصول شدہ رقم 17 ارب 57 کروڑ 53 لاکھ 69 ہزار روپے، صوبائی سکیموں کو مکمل یا ان پر کام تیز کرنے کے لئے اضافی رقم 12 ارب 69 کروڑ 97 لاکھ 92 ہزار روپے، اخراجات متفرقہ 561 روپے، میزان 30 ارب 27 کروڑ 51 لاکھ 61 ہزار 561 روپے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کی اجازت سے ضمنی بجٹ کا گوشوارہ اس معزز ایوان کو منظوری کے لئے پیش کرتا ہوں، جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے: اخراجات جاریہ 78 ارب 84 کروڑ 31 لاکھ 41 ہزار 580 روپے، ترقیاتی اخراجات 30 ارب 27 کروڑ 51 لاکھ 61 ہزار 561 روپے، کل میزان 109 ارب 11 کروڑ 83 لاکھ 3 ہزار 141 روپے۔

جناب سپیکر! میری گزارشات تحمل سے سننے کے لئے میں آپ کا اور معزز ممبران کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پاکستان زندہ باد۔

Mr. Speaker: The Supplementary Budget for the Financial Year, 2020-21 stands presented.

میں تمام آنریبل ممبرز سے درخواست کرتا ہوں کہ جو بجٹ ڈیبیٹ میں حصہ لینا چاہتے ہیں، وہ آج ہی اپنے نام اسمبلی سیکرٹریٹ کے پاس جمع کروادیں۔ میں آخر میں شکریہ ادا کرتا ہوں، تمام معزز ایوان کا اور خاص طور پر اپوزیشن کے ساتھیوں کا جنھوں نے بڑے تحمل کے ساتھ یہ سپیچ سنی، بڑی اچھی بردباری کا مظاہرہ کیا، I appreciate، مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ یہ سارا بجٹ سیشن اسی طرح باہمی اتفاق سے ہم چلانے میں کامیاب رہیں گے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

The sitting is stand adjourned till 10.00 am, Monday 21st June

---

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 21 جون 2021ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)